کلام نبویؐ کی صحبت میں

www.KitaboSunnat.com

خرم مراد

منشورات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعودؓ اسلامک لائبریری
کتاب نمبر: 1331
J3-504 جوہر ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند لمحات

کلام نبویؐ کی صحبت میں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند لمحات

کلامِ نبویؐ کی صحبت میں

خُرّم مُرادؒ

منشورات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	چند لمحات کلامِ نبوی ﷺ کی صحبت میں
انتخاب	:	خُرّم مُراد
ایڈیشن دوم	:	ستمبر ۲۰۰۵ء
تعداد	:	۲۱۰۰
کوڈ	:	00007
ناشر	:	منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔۵۴۷۹۰
		فون : 542 5356 - 543 4909
		فیکس : 042 - 543 2194
		ای میل : manshurat@hotmail.com
مطبع	:	عبداللہ آرٹ پریس، لاہور۔

قیمت : -/۳۹ روپے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی، آپؐ کو دیکھا، آپؐ کے ارشادات کو سنا، اور آپؐ کا کلام اس سے مَس کر گیا، اس دل کی مشت خاک کو اس پارس نے سونے کا ہمالیہ بنا دیا۔ آپؐ کی صحبت کے برابر کوئی درجہ نہیں، لیکن آپؐ کی براہِ راست صحبت کی سعادت تو اب کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپؐ کو دیکھنے والوں میں تو وہ بھی تھے جنھوں نے آپؐ کا انکار کیا اور جہنم کے مستحق ہوئے، جب کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر ایمان کی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ **فللّٰہ الحمد**--- لیکن آپؐ کے کلام کی صحبت میں اپنی زندگی کے لمحات بسر کر لینا آج بھی ممکن ہے، اور ایک عظیم سعادت ہے۔ حضورؐ کی مجلسوں میں تشریح و تعبیر کی ضرورت نہیں ہوا کرتی تھی۔ **موعظہ حسنہ** صاف اور سیدھا سادا ہوتا، اور کلام براہِ راست دلوں میں اُتر جاتا۔

ترجمان القرآن کی ادارت سنبھالنے کے بعد میں نے یہ اہتمام کیا ہے کہ وقتاً فوقتاً قارئین کو کلام نبویؐ کی صحبت میں لے جا کر، جہاں ضروری ہو، آپؐ کے ارشادات کی وضاحت مختصر اشارات سے بھی کر دی جائے۔ اس سلسلے کو غیر معمولی پسندیدگی سے نوازا گیا۔ مناسب معلوم ہوا کہ ان اسباق کو مختصر کتاب کی صورت میں پیش کیا جائے۔ اپنی عملی زندگی میں کلام نبویؐ سے فیض حاصل کرنے کے شائقین اس مجموعہ کے انفرادی اور اجتماعی مطالعہ کو اپنی اصلاح اور تربیت کے لیے مفید پائیں گے، ان شاءاللہ۔

لیسٹر، انگلستان
اکتوبر ۱۹۹۶ء

خرم مراد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا: ابھی تمھارے پاس ایک ایسا آدمی آئے گا' جو اہل جنت میں سے ہے۔ تھوڑی دیر میں ایک انصاری صحابی داخل ہوئے۔ ان کی داڑھی سے وضو کے قطرے ٹپک رہے تھے' اور وہ اپنے بائیں ہاتھ میں جوتے پکڑے ہوئے تھے۔ اگلے دن بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات دہرائی' اور پہلے دن کی طرح وہی صاحب آئے۔ تیسرا دن آیا تو آپؐ نے پھر یہی ارشاد فرمایا' اور پھر پہلے کی طرح وہی صاحب آئے۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ، ان صاحب کے پیچھے پیچھے گئے اور ان سے کہا: میری اپنے والد سے لڑائی ہوگئی ہے' اور میں نے طے کیا ہے کہ تین دن ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کیا میں آپ کے پاس رہ سکتا ہوں؟ انھوں نے کہا: ضرور۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا' کہ وہ ان صاحب کے ساتھ تین رات رہے۔ انھوں نے نہیں دیکھا کہ وہ قیام اللیل کے لیے اٹھے ہوں' سوائے اس کے کہ جب آنکھ کھلتی تو بستر پر لیٹے لیٹے اللہ کو یاد کر لیتے اور تکبیر پڑھتے' یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو جاتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: ہاں، اور سوائے اس کے کہ میں نے ان کو صرف بھلی بات بولتے سنا۔

جب تین راتیں گزر گئیں، اور مجھے ان کا عمل کچھ بھی نہ لگا، تو میں نے ان سے کہا: اے اللہ کے بندے، میری اپنے والد سے نہ ناراضی ہوئی تھی اور نہ ترک تعلق۔ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ آپ کے بارے میں یہ کہتے سنا کہ ''ابھی تمھارے پاس ایک ایسا آدمی آئے گا جو اہل جنت میں سے ہے''۔ تینوں بار آپ ہی آئے۔ میں نے سوچا کہ میں کچھ وقت آپ کے پاس رہوں اور دیکھوں کہ آپ کیا خاص عمل کرتے ہیں۔ اسی لیے میں آپ کے پیچھے پیچھے آیا۔ لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا۔ اب آپ بتائیے، وہ کیا چیز ہے جس نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا؟

انھوں نے کہا: جو کچھ تم نے دیکھا، اس کے علاوہ تو میں کچھ بھی نہیں کرتا۔

میں (اجازت لے کر) چلنے لگا، تو انھوں نے مجھے پکارا، اور کہا: جو تم نے دیکھا، اس کے علاوہ تو کچھ نہیں--- مگر ہاں، میں کسی بھی مسلمان کے لیے اپنے دل میں کوئی برائی اور میل نہیں رکھتا، نہ میں کسی سے، اس پر جو اسے اللہ نے دیا ہے، حسد کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بس یہی وہ کمال ہے جو آپ کو حاصل ہے۔ (مسند احمد)

ہر مسلمان بھائی کی طرف سے سینہ صاف رکھنا، کوئی عداوت، کوئی کدورت، یا برائی دل میں نہ رکھنا، اور اس سے حسد نہ کرنا--- یہ اتنا اونچا عمل ہے کہ اس پر تین مرتبہ رحمت عالمؐ سے جنت کی بشارت پائی۔

۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مجلس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی نے حضرت ابوبکرؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حضورؐ اس کے برا بھلا کہنے کو سنتے' اور اس پر تعجب کرتے اور مسکراتے رہے۔ جب وہ شخص (باز نہ آیا) اور کہتا ہی چلا گیا' تو حضرت ابوبکرؓ نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے چہرے) پر ناراضی کے آثار ظاہر ہوئے' اور آپؐ وہاں سے اٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضورؐ کے پیچھے پیچھے گئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ' وہ شخص مجھے برا بھلا کہہ رہا تھا' جب تک آپؐ تشریف فرما رہے۔ جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا' تو آپؐ ناراض ہو گئے اور اٹھ گئے؟

حضورؐ نے فرمایا: (ابوبکرؓ) تمھارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اس کو جواب دے رہا تھا۔ جب تم نے خود اس کو جواب دینا شروع کر دیا' تو شیطان بیچ میں کود پڑا۔

حضورؐ نے یہ بھی فرمایا: جس بندہ پر ظلم کیا جائے' اور وہ صرف اللہ کی رضا کی خاطر خاموش رہے' اللہ اس کی زبردست مدد کرتا ہے۔(**احمد' ابوداؤد' مشکوۃ**)

لوگ برا بھلا منہ پر بھی کہتے ہیں' پیٹھ پیچھے بھی۔ اور آج کل تو لکھتے بھی ہیں' اور فوٹو کاپی کر کے یا اخبار رسالوں میں چھپوا کر سیکڑوں ہزاروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس سے تکلیف بھی ہوتی ہے' غصہ بھی آتا ہے' اور جواب دینے کو بھی دل چاہتا ہے' مگر اللہ کی رضا کی خاطر صبر اور خاموشی اختیار کرنا ہی بہتر روش ہے۔ یہ صبر اور خاموشی فرشتوں کے ذریعہ نصرت کا مستحق بناتی ہے۔

آدمی جواب دینے پر اتر آئے تو کہیں نہ کہیں کوئی شیطانی بات سرزد ہونے کا غالب امکان ہے۔

(۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی جنگل میں کھڑا تھا۔ اس نے اُوپر بادل میں سے ایک آواز سنی: جا' اور فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ (اس نے دیکھا کہ) وہ بادل ایک جانب بڑھا' اور ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتھریلی زمین پر پانی برسایا۔ وہ پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں بہنے لگا' اور پھر سب ایک نالے میں جمع ہو گیا۔

وہ آدمی یہ معلوم کرنے کے لیے کہ یہ پانی کہاں جاتا ہے نالے کے ساتھ ساتھ چلا۔ ایک مقام پر اس نے ایک شخص کو دیکھا' جو اس پانی کو اپنے باغ میں بیلچے سے اِدھر اُدھر پھیلا رہا تھا۔

اس آدمی نے (باغ والے سے) پوچھا: اے بندہ خدا' تیرا نام کیا ہے؟

باغ والے نے کہا: میرا نام فلاں ہے (یعنی وہی نام بتایا' جو اس نے بادل میں سے سنا تھا)۔

پھر اس نے سوال کیا: اے خدا کے بندے' تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟

اس آدمی نے جواب دیا: میں نے بادل میں سے' جس نے یہ پانی برسایا ہے' آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر' (یعنی تیرا نام لیا)۔ تو اپنے باغ میں ایسا کون سا نیکی کا کام کرتا ہے؟ (کہ بادل کو تیرا نام لے کر حکم ہوا کہ تیرے لیے پانی برسائے)۔

باغ والے نے کہا: تو نے یہ بات بتائی ہے تو میں بھی بتاتا ہوں۔ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے' میں اس کا ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں' ایک تہائی اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہوں' اور ایک تہائی اسی باغ میں (اس کی ترقی کے لیے) لگا دیتا ہوں (مسلم)۔

اللہ تعالیٰ کو یہ محبوب ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرے' اور اسی طرح خرچ کرے جس طرح دنیا کے لیے کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ کو یہ بھی محبوب ہے کہ انسان اپنے اوپر بھی خرچ کرے۔ اور یہ بھی محبوب ہے کہ وہ اپنے ذریعہ معاش میں ترقی کے لیے سرمایہ کاری بھی کرے۔

جب وہ اپنے مال کو اس طرح خرچ کرتا ہے تو پھر آسمان سے بھی برکتوں کی بارش ہوتی ہے' اور پیداوار بھی پھلتی پھولتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی نے سوچا کہ میں آج ضرور کچھ خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ رات کے وقت مال لے کر صدقہ دینے کے لیے نکلا' مگر (اندھیرے کی وجہ سے) صدقے کی رقم ایک چور کے ہاتھ میں دے آیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا' کہ آج رات ایک چور کو خیرات دی گئی۔

اس آدمی نے (یہ سنا تو) کہا: اے میرے اللہ' حمد تیرے ہی لیے ہے' کہ صدقہ ایک چور کو مل گیا! اب آج رات میں پھر خیرات کروں گا۔

چنانچہ اگلی رات وہ پھر صدقہ دینے کے لیے نکلا' مگر اب کے ایک بدکار عورت کے ہاتھ پر رکھ آیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں پھر چرچا ہوا' کہ آج رات ایک بدکار عورت کو خیرات دی گئی۔

اس آدمی نے (یہ سنا تو) کہا: اے میرے اللہ' حمد تیرے ہی لیے ہے' کہ صدقہ ایک بدکار عورت کو مل گیا! اب آج رات میں پھر خیرات کروں گا۔

(تیسری رات) وہ پھر نکلا' مگر اب کے صدقہ ایک دولت مند شخص کو دے آیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں پھر چرچا ہوا' کہ آج رات ایک دولت مند شخص کو خیرات دی گئی۔

اس آدمی نے (یہ سنا) تو کہا: اے میرے اللہ' ساری حمد تیرے ہی لیے ہے کہ صدقہ کبھی ایک چور کو' کبھی ایک بدکار عورت کو' اور کبھی ایک دولت مند کو مل گیا!

اسے خواب میں بتایا گیا: تیرے سارے صدقات قبول ہو گئے۔ ممکن ہے کہ جو صدقہ تو نے چور کو دے دیا وہ اسے چوری سے باز رکھے' جو تو نے بدکار عورت کو دے دیا' وہ اسے بدکاری سے باز رکھے' اور جو تو نے دولت مند کو دے دیا' اس سے وہ عبرت پکڑے' اور جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔ (بخاری' مسلم)

مال دینا' مٹھی بھر بھر کے دینا' صرف اللہ کی رضا پر نظر رکھتے ہوئے دینا' اور ایسی جگہ بھی چلا!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے جو دینے والے کے نزدیک مستحق یا صحیح نہ ہو' مگر دیتے رہنا' یہی اللہ کو محبوب ہے۔

نہ یہ کہ جو مانگے اس کے بارے میں مکمل تحقیق کرنے پر تلے رہنا' اور اللہ کے لیے دینے کے بعد معلوم ہو کہ غلط آدمی کو چلا گیا تو کف افسوس ملنا۔ نہ یہ کہ کسی ایسے دینی کام میں نہ دینا جو اپنی مرضی کے مطابق نہ ہو' یا اس کے نتائج اپنی پسند کے مطابق نہ نکلیں' تو کہنا کہ میرے پیسے ضائع ہو گئے۔ پھر تو دینا اللہ کے لیے نہ ہوا' اپنی مرضی یا نتائج کے لیے ہوا۔

(ترجمان القرآن : جنوری ۱۹۹۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مقام (قدر و منزلت) کیا ہے' وہ یہ دیکھے کہ اللہ کا مقام اس کے نزدیک کیا ہے۔ (حاکم و صححہ' تخریج الاحیاء)

یہ ترازو دل میں' آنکھوں کے سامنے' آویزاں کر لیجیے۔

دیکھتے جایئے! آپ کے دل میں اللہ کا کیا مقام ہے' آپ کے وقت میں اس کا کیا حصّہ ہے' آپ کے مال میں اس کے لیے کتنا ہے' آپ کی توجہ اور یاد کس قدر اس کے لیے ہے؟ بس اسی سے آپ کو معلوم ہوتا جائے گا کہ آپ کا مقام اس کے ہاں کیا ہے۔

(۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کتنے ہی روزہ دار ہیں جن کو اپنے روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اور کتنے ہی راتوں کے نماز پڑھنے والے ہیں جن کو اپنی نمازوں سے رت جگے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (دارمی)

عبادت کا ظاہر بہت ضروری ہے۔ اللہ کی خاطر بھوکا پیاسا رہنا' اس کو مطلوب ہے۔

لیکن عبادت کی ظاہری شکل کے ساتھ اس کی روح اور مقصد کی جستجو بھی مطلوب ہے' وہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ہاں مقبولیت عطا کرتی ہے۔ زبان کے روزے، نگاہ کے روزے، کان کے روزے کی فکر کرنا بھی ضروری ہے۔

(۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ آئے، آپؐ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: میرے چند غلام ہیں، جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں، اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں بھی انھیں مار لیتا ہوں اور برا بھلا کہہ لیتا ہوں۔ ان کے اور میرے درمیان اس معاملے کا کیا بنے گا؟

رسولؐ اللہ نے ان سے فرمایا: اتنی سزا دو جتنی وہ تمھارے ساتھ خیانت کریں، تمھاری نافرمانی کریں، اور تم سے جھوٹ بولیں۔ اگر تمھاری سزا ان کی خطاؤں سے کم ہوئی، تو ان کے ذمے تمھارا حق باقی رہے گا۔ لیکن اگر تمھاری سزا ان کی زیادتیوں سے بڑھ گئی، تو تم نے ان کے ساتھ جو زیادتی کی ہوگی اس زیادتی کا قصاص لیا جائے گا۔

وہ صاحب یہ سنتے ہی رسولؐ اللہ کے سامنے ہی رونے اور چیخنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا: ان کو کیا ہوگیا؟ یہ اللہ کی کتاب نہیں پڑھتے!---''قیامت کے روز ہم ٹھیک ٹھیک تولنے والا ترازو رکھ دیں گے، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ جس کا رائی کے دانے کے برابر بھی کیا دھرا ہوگا وہ ہم سامنے لے آئیں گے اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں'' (الانبیا ۲۱: ۴۷)

ان صاحب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ، پھر تو میں اس سے بہتر کوئی صورت نہیں دیکھتا کہ اپنے غلاموں سے جدا ہوجاؤں۔ آپؐ گواہ رہیے، یہ سب آزاد ہیں۔ (الفتح الربانی الترتیب مسند احمد)

انسانوں کے حقوق کا معاملہ بہت نازک ہے۔ قیامت کے دن ہر حق اور ہر ظلم کا حساب اور بدلہ ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر انسان کی جان، مال اور عزت آپ پر حرام ہے۔

جو معاملہ کریں، جو لفظ بولیں، بڑی احتیاط سے۔ محفوظ راستہ ہے خاموشی اختیار کرنا، اور کسی کو کوئی ایذا نہ پہنچانا۔

(۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ آپؐ یکایک ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپؐ کے سامنے کے دانت نظر آنے لگے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے کہا: اے اللہ کے رسولؐ، آپؐ پر میرے ماں باپ قربان، آپؐ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ میری اُمت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے دوزانو بیٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میرے رب، میرے بھائی سے میرا حق دلوایئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اس کے پاس تو اب کوئی نیکی باقی نہیں بچی۔

وہ شخص بولا: میرے رب، اگر اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہی، تو وہ میرے گناہوں کا بوجھ اٹھائے۔

(یہ کہتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ اور فرمایا: وہ دن بڑا ہی سخت ہوگا! لوگ اس کے بھی محتاج ہوں گے کہ کسی طرح ان کے گناہ ہی ہٹا لیے جائیں۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مانگنے والے سے کہا: ذرا اپنی نگاہ اُوپر اٹھاؤ، اور دیکھو۔

اس نے اُوپر دیکھا، تو بولا: سونے کے شہر اور سونے کے محل ہیں! موتیوں سے مرصع ہیں! یہ کس نبی کے لیے ہیں؟ کس صدیق کے لیے ہیں؟ کس شہید کے لیے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس کی قیمت ادا کرے (اس کے لیے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بولا: میرے رب' اس کی قیمت بھلا کون ادا کر سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو دے سکتا ہے!

اس نے پوچھا: کیسے؟

فرمایا: اپنے بھائی کو معاف کر کے۔

وہ بولا: میرے رب' میں نے اس کو معاف کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے' اور اسے جنت میں لے جا۔

پھر اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو' اپنے درمیان صلح صفائی رکھو کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح صفائی کراتا ہے۔ (بیہقی)

قیامت کے دن نیک انسانوں کے حقوق کی ادائیگی اعمال کی کرنسی ہی سے ہو سکتی ہے۔

لیکن غلطیاں انسان ہی سے ہوتی ہیں۔ اس لیے جہاں عفو و درگزر نہ ہو' کسی کے لیے بھی نجات نہیں۔ اسی لیے عفو و درگزر کی اتنی حسین و پُرکشش ترغیب دی گئی ہے۔

زمین و آسمان کی طرح وسیع جنت ان کے لیے ہے جن کے دل اتنے ہی وسیع ہوں' اور وہ انسانوں کو معاف کرنے والے ہوں۔

۵

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگو' اس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب تمھاری عورتیں حدود سے باہر نکل پڑیں گی' تمھارے نوجوان نافرمان ہو جائیں گے' اور تم جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے!

صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ کیا واقعی ایسا بھی ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' عنقریب اس سے بھی بڑھ کر ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہؓ نے کہا: اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: اس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھو گے!

صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟

(پھر آپؐ نے فرمایا:) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اس سے بھی کہیں زیادہ ہوگا۔

صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ، اس سے زیادہ اور کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: اس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب تم معروف کو منکر اور منکر کو معروف سمجھنے لگو گے!

صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ، کیا وہ دن بھی آنے والا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں' اللہ تعالیٰ کہتا ہے' میری ذات کی قسم (جب ایسی صورت حال ہو جائے گی تو) میں ان کے لیے ایسا فتنہ برپا کر دوں گا جس میں صاحبان عقل و ہوش' حیران و ششدر رہ جائیں گے۔(ابن ابی الدنیا)

بگاڑ کی ابتدا گھر سے ہوتی ہے۔

عورت ایمان و عمل صالح کے تحفظ کی آخری پناہ گاہ ہے اور نوجوان ایمان و عمل صالح کا مستقبل۔ ماضی سے مستقبل کا سفر انھی کے ذریعے طے ہوتا ہے۔

بگاڑ کی آخری حد یہ ہے کہ معروف اور منکر کی تمیز اٹھ جائے' بلکہ لوگ معروف سے روکنے لگیں اور منکر کی ترغیب دینے لگیں۔ اس چیز کا انجام ایسے فتنے ہیں کہ پھر عقل کام نہ کرے کہ کیسے بچا جائے' اس چیز کا نتیجہ ایسے مسائل ہیں کہ حل نہ ہوں' اور ایسی پریشانیاں ہیں کہ دُور نہ ہوں۔

(ترجمان القرآن: فروری ۱۹۹۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

ماہِ رمضان کی ہر رات' اللہ عزوجل کے حکم سے ایک پکارنے والا تین دفعہ پکارتا ہے: کوئی ہے مانگنے والا! جو وہ مانگے گا میں اسے دوں گا۔ کوئی ہے توبہ کرنے والا! میں اس کی توبہ قبول کروں گا۔ کوئی ہے استغفار کرنے والا! میں اس کے گناہ بخش دوں گا۔ کوئی ہے جو قرض دے ایسی ذات کو جو خالی ہاتھ نہیں' خزانوں سے مالا مال ہے' جو اپنے وعدوں کے مطابق پورا پورا عطا کرتی ہے' بغیر کسی کمی یا ظلم کے۔

جب شب قدر آتی ہے' تو اللہ عزوجل کے حکم سے جبرئیلؑ، فرشتوں کے ایک ہجوم کے ساتھ' نیچے اترتے ہیں۔ ایک سبز جھنڈا ان کے ساتھ ہوتا ہے' جسے وہ خانہ کعبہ کی چھت پر نصب کر دیتے ہیں' اور اپنے سو (۱۰۰) پروں میں سے وہ دو پر بھی کھول دیتے ہیں جو صرف اسی رات کھولے جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ مشرق سے مغرب تک کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر جبرئیلؑ کے کہنے سے فرشتے اللہ کے حضور کھڑے ہونے والے' بیٹھنے والے' نماز پڑھنے والے' اور ذکر کرنے والے آدمی کو سلام کرتے ہیں' ان سے مصافحہ کرتے ہیں' اور ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں' یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

فجر کے وقت' جبرئیلؑ پکارتے ہیں: اے فرشتو' اب چلو۔

فرشتے کہتے ہیں: اے جبرئیلؑ، اللہ نے اُمت احمدؐ کے مومنین کی حاجتوں کے بارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کیا فیصلہ کیا؟

جبرئیلؑ کہتے ہیں: آج کی رات اللہ نے سب پر نظرِ رحمت فرمائی ہے' سب کو معاف کر دیا ہے' سب کے گناہ بخش دیے ہیں' سوائے چار آدمیوں کے۔

(حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں) ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ، یہ کون لوگ ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: ایک کثرت سے شراب پینے والا' دوسرے اپنے والدین سے قطع تعلّق کرنے والا' تیسرے رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنے والا' اور چوتھے دوسروں سے بغض و عداوت اور نفرت رکھنے والا۔ (البیھقی' ابن حبان)

اللہ' اللہ' شانِ کریمی کا بھی کوئی ٹھکانہ ہے! جو غنی ہے وہ محتاجوں کو خود بلاتا ہے۔ وہ خود ہاتھ پھیلا کر قرض مانگتا ہے' رحمت و بخشش کے سارے دروازے کھول دیتا ہے۔ لیکن راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں' رمضان کی بھی اور دوسری بھی' ہمارے چاروں طرف خزانے برستے رہتے ہیں' ہم آرام سے پاؤں پھیلائے سوتے رہتے ہیں' ہماری جھولیاں خالی ہی رہ جاتی ہیں۔ کیسی بدنصیبی ہے' اور کیسی محرومی!

ے ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

یہ بھی دیکھیے' وہ کون لوگ ہیں جو خالق کی عبادت میں ساری رات گزارنے کے باوجود شب قدر کی عام معافی سے محروم ہیں: وہ جو دوسرے انسانوں کے حقوق ادا نہیں کرتے' ان کو تکلیف اور ایذا پہنچاتے ہیں' اور ان کے ساتھ بغض رکھتے ہیں۔

(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر رات' جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے' ہمارا رب تبارک و تعالیٰ دنیا کے آسمان پر اترتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے جو مجھے پکارے' میں اس کی پکار سنوں گا! کوئی ہے جو مجھ سے مانگے' میں اسے عطا کروں گا! کوئی ہے جو مجھ سے استغفار کرے' میں اس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخش دوں گا! پھر وہ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے اور کہتا ہے' کون ہے جو اس [ہستی] کو قرض دے جو نہ خالی ہاتھ ہے نہ ظالم! (مسلم' بخاری' مالك' ترمذی)

کرم وعطا اور رحمت ومغفرت کا یہ دروازہ رمضان ہی میں نہیں' ہر رات کھولا جاتا ہے۔

(۳)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گھبراہٹ کے عالم میں نیند سے اُٹھے' اور فرمایا: سبحان اللہ' رات میں کس قدر خزانے اتارے گئے ہیں' اور کتنے فتنے! کوئی ہے جو حجرہ والیوں کو جگائے تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ دنیا میں کتنی ہی کپڑے پہننے والیاں ہیں' جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔ (بخاری)

رات کو برکت کے خزانے بھی برستے ہیں' اور فتنے بھی۔ جنھیں غیب پر ایمان ہے ان کی نیند اڑ جاتی ہے' اور وہ اپنے رب کے حضور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان فتنوں سے بچنے کے لیے اور ان خزانوں کو لوٹنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے لیے بھی اتنے ہی فکرمند ہوتے تھے جتنا اپنے لیے۔

(۴)

حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب رات کے وقت ہوتا ہے۔ پس' اگر تم سے ہو سکے کہ رات کے وقت میں اللہ کو یاد کرنے والے بنو' تو ضرور بنو۔ (ترمذی' ابوداؤد)

رات کے سکوت' خاموشی اور تنہائی کے لمحات' اپنے خالق و مالک سے قربت کے لمحات بھی ہیں اور قربت حاصل کرنے کا بہترین موقعہ بھی۔

''اگر ہو سکے'' میں رخصت تو ہے' مگر اس میں زبردست ترغیب بھی ہے۔ یعنی' جو کچھ بھی کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکو وہ ضرور کرو۔

۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب بندہ سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس (سجدہ میں) خوب دعائیں کرو۔ **(مسلم' ابوداؤد' نسائی)**

نالۂ نیم شبی' اپنے رب کے حضور زمین پر منہ رکھ کے' قبولیت ہی کے لیے نہیں' دل کی زندگی' جذبات کی بالیدگی اور درجات کی بلندی کے لیے بھی اکسیر ہے۔

٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رات کو اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے ہاں رہا۔ اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے۔
جب رات کا آخری تہائی حصّہ باقی رہ گیا' یا اس سے کچھ کم' تو آپؐ اُٹھے' آسمان کی طرف دیکھا اور سورہ آل عمران کی آخری دس یہ آیات پڑھیں:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ --- لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ – **(بخاری' مسلم)**

حضورؐ تہجد کے وقت جو پڑھتے تھے' وہی ہمیں پڑھنا چاہیے۔ آل عمران کی آخری آیات میں اللہ کے ساتھ تعلّق' رسولؐ پر اعتماد' آخرت پر یقین اور عذاب جہنّم سے بچنے کی تڑپ بھی ہے۔ ساتھ ہی قبولِ دعا کی بشارت بھی ہے' لیکن ان کے لیے جو اللہ کی راہ میں جان و مال لا کر پیش کر دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ، اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ – وَلَكَ الْحَمْدُ ، اَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ – وَلَكَ الْحَمْدُ ، اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ – وَلَكَ الْحَمْدُ ، اَنْتَ الْحَقُّ ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ ، وَلِقَاءُ كَ حَقٌّ ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ – اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ ، وَبِكَ اٰمَنْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ ، وَبِكَ خَاصَمْتُ ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ – فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی – اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ، اَنْتَ اِلٰهِیْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ – (بخاری ' مسلم)

اے میرے اللہ' ساری حمد' تعریف اور شکر' تیرے ہی لیے ہے' کہ تو ہی آسمانوں اور زمین کو' اور جو کچھ ان میں ہے ان کو تھامنے والا ہے۔ اور ساری حمد تیرے ہی لیے ہے' کہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا' اور جو کچھ ان میں ہے ان کا' نور ہے۔ اور ساری حمد تیرے ہی لیے ہے' کہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا' اور جو کچھ ان میں ہے ان کا' بادشاہ ہے۔ اور ساری حمد تیرے ہی لیے ہے' کہ تو حق ہے' اور تیرا وعدہ سچا ہے' اور تجھ سے ملاقات ہونا یقینی ہے' اور تیری بات برحق ہے' اور جنت حق ہے' اور دوزخ حق ہے''۔ اور سارے نبی سچے ہیں' اور محمدؐ سچے ہیں' اور قیامت کی گھڑی برحق ہے۔ میرے اللہ میں پورا تیرا مطیع ہوگیا ہوں' تجھ پر ایمان رکھتا ہوں' سارے کام تیرے سپرد کر دیے ہیں۔ تیری طرف پلٹتا ہوں' تیرے ہی لیے جھگڑتا ہوں' تجھ ہی سے فیصلہ طلب کرتا ہوں۔ پس میرے گناہ بخش دے: وہ جو میں نے آگے بھیجے' وہ جو پیچھے چھوڑے' وہ جو چھپ کر کیے' وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوعلانیہ کیے' اور وہ جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے۔تو ہی آگے بڑھانے والا ہے' تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔تو ہی میرا معبود ہے۔تیرے علاوہ اور کوئی الٰہ نہیں۔ اللہ علی العظیم کے علاوہ' نہ کسی کے پاس قوت ہے' نہ کسی کے بس میں کوشش۔

٨

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص رات کو جاگے' اور یہ کلمات کہے:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ ' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ – سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ –

اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں۔فرمانروائی اسی کے لیے (مخصوص) ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔اللہ پاک ہے' اور تعریف اسی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اور اللہ سب سے بڑا ہے۔نہ کوئی قدرت ہے اور نہ طاقت مگر اللہ کے سہارے۔

پھر کہے' رب اغفرلی ، میرے رب مجھے بخش دے (یا فرمایا' پھر دعا مانگے)' اس کی دعا قبول کی جائے گی۔پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھے' تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔(بخاری)

٩

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کر دی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم ○

(المائدہ ۵:۱۱۸) – (ترمذی' ابو داؤد)

اب اگر آپ انھیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ غالب اور دانا ہیں۔

یہ آیاتِ الٰہی پر تدبر و تذکر کی کیفیت کا نتیجہ ہے۔

۱۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو اسے ہمیشہ پڑھنا پسند کرتے۔ جب کبھی آپؐ نیند کے غلبہ کی وجہ سے' یا درد کی وجہ سے' رات کو نماز نہ پڑھ سکتے' تو دن میں بارہ رکعات پڑھ لیتے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو' یا ساری رات نماز پڑھی ہو' یا سوائے رمضان کے پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں۔ (مسلم)

۱۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں: شروع رات میں عشا کے بعد' درمیان میں' اور آخر میں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ آخر رات میں نہیں اٹھ سکے گا' وہ شروع رات ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وتر پڑھ لے۔ اور جسے آخر رات میں پڑھنے کا لالچ ہو' وہ آخر رات میں پڑھے۔ آخر رات کی نماز مشہود ہے (کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں)' اور افضل ہے۔ (مسلم)

۱۳

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص نیند کی وجہ سے اپنا پورا وظیفہ یا اس کا کچھ حصّہ پڑھے بغیر سو رہا' اور وہ فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے' تو یہ ایسے ہی لکھا جائے گا' جیسے اس نے رات میں پڑھا ہو۔ (مسلم)

درج بالا چاروں روایات قیام اللیل کو اتنا آسان بنا دیتی ہیں کہ نہ پڑھنے کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہ جاتا۔

۱۴

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے شعبان کے آخری دن خطبے میں فرمایا:

رمضان میں جس نے اپنے خادم پر کام کا بوجھ ہلکا کیا' اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا' اور اسے آگ سے رہائی دے گا۔

اور اس ماہ میں چار چیزوں کی کثرت کرو: دو وہ جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے' اور دو وہ جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

جن دو خصلتوں سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے وہ ہیں: شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں' اور اس سے استغفار۔

وہ دو جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے' وہ یہ ہیں: اللہ سے جنت مانگو' اور دوزخ سے اس کی پناہ۔ (البیہقی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟

صحابہؓ نے کہا: ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس مال ہو نہ اسباب۔

آپؐ نے فرمایا: میری اُمت میں تو مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز ڈھیر ساری نمازیں، روزے اور زکوٰتیں لے کر آئے گا مگر ساتھ ہی اس حال میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کا مال کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو مارا۔ پس (ان مظالم کے قصاص میں) اس دعوے دار کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، یہاں تک کہ اگر حساب پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں، تو ان (دعوے داروں) کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے، اور پھر وہ سر کے بل آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

(ترجمان القرآن: مارچ ۱۹۹۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: سب سے افضل عمل کون سا ہے؟
حضورؐ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان۔
پوچھا گیا: اس کے بعد؟
فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔
پھر پوچھا گیا: اس کے بعد؟
فرمایا: حج مبرور (جو ریاء' سمعہ' رفث' اور فسوق سے پاک ہو)۔ (بخاری' مسلم)

ایمان' دل کا عمل ہے۔ حقیقی ایمان سے عمل کی شاخیں پھوٹنا لازمی ہے۔

اعمال میں حج کا جو بلند مقام ہے' وہ واضح فرما دیا گیا ہے۔ چوٹی کا عمل تو جہاد فی سبیل اللہ ہے' کیونکہ حضورؐ نے اسے اونٹ کے کوہان سے تشبیہ دی ہے۔ اس کا درجہ ایمان کے بعد رکھا۔ لیکن اس کے بعد حج کو سب سے افضل عمل قرار دیا۔

حج میں صرف اللہ کی خاطر' ترکِ گھر ہے' ترکِ وطن ہے' ترک علائق ہے' خرچ ہے' سفر ہے' مشقت ہے' جدوجہد ہے اور وقت لگانا ہے۔ اس لیے یہ جہاد فی سبیل اللہ کی طرح کا عمل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیے سکون واطمینان کی نہیں' بلکہ حرکت واضطراب کی عبادتوں کو افضل قرار دیا جا رہا ہے۔

فضیلت مختلف پہلوؤں سے ہوتی ہے۔اس لیے مختلف احادیث میں افضل اعمال کے تعین میں اختلاف سے کوئی الجھن نہ ہونی چاہیے۔

(۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

میں نے کہا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک جہاد سب سے افضل عمل ہے' تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟

آپؐ نے فرمایا: حج مبرور سب سے افضل جہاد ہے۔ (بخاری)

بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جہاد کی درخواست کے جواب میں وضاحت کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: تمھارا (عورتوں کا) جہاد' حج ہے۔ (بخاری' مسلم)

ابن خزیمہ کی ایک روایت میں' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم' کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ان پر وہ جہاد فرض ہے جس میں قتال نہیں یعنی حجِ مبرور۔

نسائی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے' کمزور اور عورت کا جہاد' حج اور عمرہ ہے۔

وہ جو جہاد (قتال) میں شریک نہ ہوسکیں' یا جن پر جہاد فرض نہ ہو' ان کا جہاد حج ہے۔گویا حج ایسا عمل ہے جو معذور کے لیے قتال فی سبیل اللہ کا بدل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوف کر رہا تھا۔ وہ اپنی سواری سے گر پڑا' اور اس کے پاؤں تلے کچلا گیا۔

حضورؐ نے فرمایا: اس کو بیری کے پانی سے غسل دو' اسے اس کے اپنے کپڑوں کا کفن پہناؤ' لیکن نہ اس کا سر ڈھانپو' اور نہ اس کو خوشبو لگاؤ۔ یہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا' تو تلبیہ --- یعنی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ' حاضر ہوں' میرے رب' حاضر ہوں --- کہتا ہوا اُٹھے گا۔ (بخاری)

• اللہ کو جو کچھ مطلوب ہے وہ ارادہ اور سعی ہے۔

آدمی اللہ کی راہ میں' اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے لبیک کہہ کر حاضر ہو جائے' کھڑا ہو جائے' نکل پڑے' تو اس کا اجر ثابت ہو جاتا ہے۔

یہ معاملہ ہر عمل کا ہے۔

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ عرفات میں ہی فوت ہونے والے کو شہید کی طرح دفن کرنے کا حکم دیا۔ مزید یہ کہ شہید کی طرح' جو قیامت کے دن بہتے ہوئے خون کے ساتھ زندہ ہوگا' لبیک لبیک کہتے ہوئے کھڑے کیے جانے کی بشارت دی۔

یہ حج اور جہاد کی مماثلت کا ایک اور پہلو ہے۔

۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: جس نے حج کیا' نہ جنسی خواہش کے پیچھے پڑا' نہ جانتے بوجھتے اللہ کی نافرمانی کی' نہ لڑائی جھگڑا کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ (بخاری' مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کی عبادت سراسر عشق و محبّت سے عبارت ہے۔ یہ جہاد کی طرح کا عمل ہے۔ اسی لیے اس کا اجر اتنا عظیم ہے' کہ گناہوں کی مغفرت عام کی خوش خبری ہے۔

لیکن حج کو نفس کی خواہشات کی پیروی' اور اپنے مالک کی نافرمانی سے' پاک کرنا شرط ہے۔

(۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حاجی حلال مال خرچ کر کے' حج کے لیے نکلتا ہے' اپنا پاؤں رکاب میں رکھ کر کہتا ہے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ،تو آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ' تیری پکار اللہ نے سن لی' تیرے لیے خوش بختی ہے' تیرا زادسفر حلال ہے' تیری سواری حلال ہے' تیرا حج قبول کر لیا گیا' کہ [تو] گناہوں سے پاک ہے۔

لیکن جب وہ حرام مال خرچ کر کے نکلتا ہے' اور اپنا پاؤں رکاب میں رکھ کر کہتا ہے لَبَّيْكَ' تو پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے: نہ تیری سنی گئی' نہ تیرے لیے خوش بختی ہے۔ تیرا زادِ سفر حرام ہے' تیرا خرچ حرام ہے۔ تیرا حج گناہوں سے لدا ہوا ہے' یہ قبول نہ ہوگا۔ (طبرانی' اصبہانی)

محبوب کے گھر جائے' لباس بھی اس کی مرضی کے خلاف حرام ہو' کھانا پینا بھی حرام ہو' زادِ سفر بھی حرام' خرچ بھی حرام۔ ہر چیز محبوب کو ناراض کرنے والی ہو' تو اس کی کہاں سنی جائے گی' کیسے جواب ملے گا!

(٦)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

قربانی کے دن (۱۰ ذوالحجہ کو) منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کیا' اور پوچھا: یہ کون سا مہینہ ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ خوب جانتے ہیں۔

یہ سن کر حضورؐ خاموش ہو گئے' یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ آپؐ اس مہینہ کا کوئی اور نام رکھیں گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟

ہم نے کہا: ہاں۔

پھر آپؐ نے پوچھا: یہ کون سا شہر ہے؟

ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ خوب جانتے ہیں۔

آپؐ نے پھر خاموشی اختیار کی' یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ آپؐ اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے۔

آپؐ نے فرمایا: کیا یہ البلدۃ (المکہ) نہیں ہے؟

ہم نے کہا: ہاں۔

پھر آپؐ نے پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟

ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ خوب جانتے ہیں۔

آپؐ نے پھر سکوت فرمایا' یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ آپؐ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے۔

آپؐ نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟

ہم نے کہا: ہاں۔

آپؐ نے فرمایا: (آج کے دن سے) تمھارے خون' تمھارے مال' اور تمھاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں' جس طرح تمھارے اس شہر میں' تمھارے اس مہینہ میں' تمھارے آج کے دن کی حرمت ہے' (کہ قتل و غارت اور آبروریزی حرام ہیں)۔

(دیکھو)' تم جلد ہی اپنے رب سے ملاقات کرو گے' اور وہ تم سے تمھارے اعمال کی بازپُرس کرے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا' کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری ' مسلم)

حج کا حاصل' زندگی میں' محبوب کی مخلوق کی حرمتوں کا پاس' اور ان سے اجتناب ہے۔

خون کی حرمت کا پاس تو بہت لوگ کر لیتے ہیں' مگر مال کی حرمت کا لحاظ کم کرتے ہیں۔

رشوت' بغیر اجازت تصرف' دھوکہ سے حصول' یہ عام ہیں۔

لیکن عزت کے بارے میں تو خیال بھی نہیں آتا۔ حالانکہ اس باب میں بھی' شراب اور سور کی طرح' غیبت' تمسخر' بدظنی' تجسّس' ھمز' لمز' چغلی' حسد' کینہ جیسے اعمال حرام ہیں' جس طرح مکہ کا شہر' حج کا مہینہ' اور حج کا دن حرام ہیں۔

(۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منٰی میں قیام کیا' تاکہ لوگ آپؐ سے مسائل پوچھ سکیں۔ ایک آدمی حضورؐ کے پاس آیا' اور کہا: مجھے معلوم نہ تھا' میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟

حضورؐ نے فرمایا: کوئی حرج (گناہ) نہیں' اب قربانی کرلو۔

دوسرا آدمی آیا اور پوچھا: مجھے پتا نہ تھا' میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی۔

حضورؐ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں' اب کنکریاں مار لو۔

مختصر یہ کہ جس چیز کے بارے میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ پہلے ہوگی یا بعد میں' آپؐ نے ایک ہی جواب دیا: اب کرلو' کوئی حرج نہیں۔ (مسلم)

ابوداؤد ' حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ کسی چیز کے پہلے یا بعد میں کرنے کے ہر سوال کے جواب میں یہی فرماتے: کوئی گناہ نہیں۔ ہاں' جس نے مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالا اور ظلم کیا' اس نے گناہ کیا' اور وہ ہلاک ہوگیا۔

حج کے مناسک میں ہر تقدیم و تاخیر سے کوئی نہ کوئی جرمانہ لگ جاتا ہے۔ لیکن ان شدید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پابندیوں کے بارے میں بھی حضورؐ جس حکمت عملی کی تعلیم دے رہے ہیں وہ غور سے دیکھیے۔
سب سے بڑا گناہ انسان کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہے، مخلوق پر ظلم ہے۔

آج حال یہ ہے کہ خود ان کبائر کا ارتکاب کرتے ہیں جن کو اب گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا، دوسروں کو ان کے چھوٹے گناہوں اور معمولی غلطیوں پر داروگیر کا مستحق ٹھیرایا جاتا ہے، جن کو اب اصل دین سمجھ لیا گیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اُونٹ نگل جاتے ہیں اور مچھر چھانتے پھرتے ہیں۔

۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کیا، اور فرمایا: لوگو! حج تم پر فرض کیا گیا ہے، پس حج کرو۔
ایک شخص (اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ) نے پوچھا: یارسولؐ اللہ، کیا ہر سال؟
حضورؐ خاموش رہے، یہاں تک کہ انھوں نے یہی بات تین مرتبہ پوچھی۔
آپؐ نے فرمایا: اگر میں کہتا، ہاں، تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔ اگر یہ ہر سال واجب ہو جاتا، تو تم اس پر عمل نہ کر پاتے، اس لیے کہ تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔
پھر آپؐ نے فرمایا: جو چیز میں نہ بتاؤں، اسے مجھ پر چھوڑ دو۔ تم سے پہلے لوگ اس لیے تباہ ہوگئے کہ کثرت سے سوال کرتے تھے، پھر اپنے انبیاء (کے احکام) کے بارے میں اختلاف کرتے تھے۔ پس جب میں کسی بات کا حکم دوں، تو جتنا تمھارے بس میں ہو اس کی تعمیل کرو، اور جب میں کسی بات سے منع کر دوں تو اسے چھوڑ دو۔ **(مسلم)**

حج کے ضمن میں دین کی ایک بنیادی حکمت واضح ہوگئی۔ دین آسان ہے۔ جو حکم جیسا دیا گیا ہے اس پر عمل کرلو۔ سوالات کر کے تنگیوں اور دشواریوں میں اضافہ نہ کرو۔ جیسے بنی اسرائیل نے گائے کے بارے میں کیا۔

جب سوالات کر کر کے مسائل کا بار بڑھایا جاتا ہے، تو دین پر عمل کا بوجھ استطاعت سے باہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے لگتا ہے۔ سوال کرنے کے بجائے جتنا بس میں ہو' اتنا کرلو' اللہ سے استغفار کرتے رہو' اس سے اچھی امید رکھو۔

جب مسائل کی کثرت ہوتی ہے' تو اختلاف بھی بڑھتا ہے۔

(ترجمان القرآن: اپریل ۱۹۹۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

(۱)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کی ایک حدیث قدسی میں بیان فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر بھی حرام کیا ہے اور تمھارے درمیان بھی۔ پس ایک دوسرے پر ہرگز ظلم نہ کرنا۔

میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ پس مجھ ہی سے ہدایت مانگو میں تمھیں ہدایت دوں گا۔

میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں۔ پس مجھ ہی سے کھانا مانگو میں تمھیں کھلاؤں گا۔

میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں کپڑے پہناؤں۔ پس مجھ ہی سے کپڑے مانگو میں تمھیں پہناؤں گا۔

میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہ بخش دیتا ہوں۔ پس مجھ سے ہی بخشش مانگو میں تمھارے گناہ بخش دوں گا۔

میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ میرا نقصان کردو نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہو کہ میرا نفع کردو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بندو! اگر تمھارے اگلے پچھلے اور جن وانس سب مل کر، متقی سے متقی انسان کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں (مچھر کے پر کے برابر بھی) اضافہ نہ ہوگا۔

اور میرے بندو! اگر تمھارے اگلے پچھلے اور جن وانس سب مل کر بدکار سے بدکار انسان کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں (مچھر کے پر کے برابر بھی) کمی نہ آئے گی۔

اے میرے بندو! اگر تمھارے سارے اگلے پچھلے اور جن و انس ایک جگہ جمع ہو جائیں اور مجھ سے وہ سب کچھ مانگ لیں جو چاہیں، اور میں ان کو ہر منہ مانگی مراد دے دوں، تو بھی میرے پاس (خزانوں میں) کوئی بھی کمی نہ آئے گی، جیسے کہ سوئی کی نوک سمندر میں (کوئی کمی نہیں کر سکتی)۔

میرے بندو! درحقیقت تو یہ تمھارے اعمال ہیں جو میں تمھارے لیے گن گن کر رکھ رہا ہوں، اور یہی تمھیں پورے کے پورے واپس کر دوں گا۔

پس، جسے آخرت میں بھلائی ملے، وہ اللہ کا شکر ادا کرے (کہ اس کی رحمت نے دست گیری کی) اور جسے اس کے برخلاف (برائی) ملے، وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد)

اللہ کے ساتھ سراسر فقیری ومحتاجی کا تعلق، اور بندوں کے ساتھ سراسر عدل واحسان کا تعلق: مختصراً، بس یہ ہے وہ صاف اور سیدھی شاہراہ جس پر چلنے سے زندگی کا انجام بخیر ہوگا۔

اللہ کی طرف ظلم کی نسبت کا کیا سوال! اس کی شان رحیمی ہے کہ وہ بندوں کو ظلم سے روکنے، اور اس ظلم کی حرمت دل پر نقش کرنے کے لیے کہتا ہے: ''ظلم میں نے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے''۔

ظلم صرف اپنے نفس کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے (اگرچہ ہر ظلم بالآخر اپنے نفس پر ظلم ہے)۔ اللہ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے (کہ شرک ظلم عظیم ہے)۔ مگر یہاں تو اپنے جیسے انسانوں پر ظلم کی حرمت کی شدت محسوس کیجیے، کہ قصاص یا مظلوم سے معافی کے علاوہ اس کے وبال سے نجات کی کوئی صورت نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ساتھ مکمل محتاجی اور فقیری کی یہ نسبت ہی اللہ پر ایمان کی روح ہے: ہر چیز اسی کی دی ہوئی ہے' منہ میں لقمہ وہ رکھتا ہے' پانی کا گھونٹ وہ پلاتا ہے' کپڑے وہ پہناتا ہے' شفا وہ دیتا ہے' راستے میں وہ دکھاتا ہے' راستے پر وہ چلاتا ہے' اور جب گناہ سرزد ہوں (کہ ان نعمتوں کا حق ادا کرنا ممکن نہیں) اور انسان سچے دل سے معافی مانگے تو معاف وہ کرتا ہے۔

ظلم کی حرمت پہلے بیان کی' اپنے ساتھ فقرو احتیاج کا تعلّق بعد میں۔ محتاج وفقیر بندہ جس کے پاس اپنا کچھ نہیں' وہ دوسروں پر ظلم کرنے کے لیے کمر کیوں باندھے؟

جو کچھ مانگنا ہے اس سے مانگو' کہ اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں۔ لیکن یہ جان لو کہ دنیا بھر کے خزانوں اور قوتوں کی قیمت اس کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر نہیں۔

ہم نیکی کی انتہائی بلندیوں کو چھولیں تو اللہ کو کوئی فائدہ نہیں' بدی کی انتہائی پستیوں میں گر جائیں تو اللہ کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اپنے اعمال اپنے ہی بھلے اور برے کے لیے ہیں۔

اللہ کو کیا ملتا ہے؟ یہ سوال ہی بے معنی ہے۔

۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن آدم کے بیٹے کے لیے تین رجسٹر لائے جائیں گے:
ایک میں عمل صالح ہوں گے'
دوسرے میں اس کے گناہ'
تیسرے میں اس پر اللہ کی نعمتیں۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے رجسٹر میں سب سے چھوٹی نعمت سے فرمائے گا: اس کے عملِ صالح میں سے اپنی قیمت وصول کرلو۔

تو وہ ایک ہی نعمت آگے بڑھ کر اس کے تمام اعمالِ صالحہ لپیٹ لے گی' اور پیچھے ہٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کہے گی: تیری عزت کی قسم، اے رب، میں نے پوری قیمت نہیں پائی۔
پس سب گناہ اور ساری نعمتیں باقی رہ جائیں گی، مگر عملِ صالح ختم ہو جائیں گے۔

پھر اللہ بندہ پر رحم کرنا چاہے گا تو فرمائے گا: میرے بندے، میں نے تیری نیکیاں (دگنی، چوگنی) بڑھا دیں، تیری برائیوں کا حساب چھوڑ دیا، اور اپنی نعمتیں تجھے ہبہ کر دیں۔(البزار)

نیک و بد اعمال کا شکار ہو سکتا ہے، اللہ کی نعمتوں کا شکار ممکن نہیں۔ ہر سانس، دل کی ہر دھڑکن، گویائی، بینائی اور سماعت اور ہاتھ پاؤں کا ہر استعمال، جسم کے تقریباً ساڑھے تین کھرب خلیوں (cells) میں سے ہر خلیہ کا صراطِ مستقیم پر قائم رہنا، جب کہ ایک ہی خلیہ کا درپے آزار ہو جانا موت کے مترادف ہوتا ہے، یہ تو صرف چند جسمانی، مادی نعمتیں ہیں۔ باقی کا کیا شمار۔

نیک اعمال کے لیے سعی، کوشش اور مجاہدہ ناگزیر ہے کہ وہی رحمت الٰہی کو متوجہ کرنے کا ذریعہ ہیں۔ نیک اعمال سے لاپروا رہ کر جنت کا خواب دیکھنا پرلے درجے کی حماقت ہوگی۔ لیکن یہ بھول جانا بھی کم حماقت نہ ہوگی کہ ایک چھوٹی سے چھوٹی نعمت الٰہی بھی زندگی بھر کی ساری نیک کمائی سے زیادہ وزنی ہے۔ اس لیے اللہ کی دست گیری کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں۔

ہر لمحہ زبان پر رب کی حمد ہو، دل اس کے شکر سے معمور ہو، اور ہاتھ پھیلا پھیلا کر اپنی ناشکریوں پر استغفار اور معافی کی درخواست ہو۔ صرف اپنے اعمال پر بھروسہ نہ ہو، نہ ان پر ناز، نہ کبر، نہ دوسروں پر برتری کا احساس۔

اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا: مجھے بھی میرا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، الا یہ کہ اللہ کی رحمت دست گیری کرے۔ (بخاری، مسلم)

۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے فرمایا:

میرے بچے' اگر تم سے ہو سکے کہ صبح و شام اس طرح گزارو کہ تمھارے دل میں کسی کی طرف سے کوئی میل اور کھوٹ نہ ہو' تو یہ ضرور کرو۔

پھر فرمایا:

میرے بچے' یہ (دل صاف رکھنا) میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت سے محبت رکھی (اور اس پر چلا) وہی میری محبّت رکھتا ہے' اور جو مجھ سے محبّت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

جنت میں داخل ہونا' اور وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا' اس سے بڑھ کر آرزو اور تمنا کیا ہو سکتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اسے ضرور نصیب ہوگا' جو آپؐ سے محبت رکھتا ہوگا' کہ آپؐ نے بشارت دی ہے: ''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت ہوگی''۔

لیکن محبّت کی علامت' سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنا ہے۔ یہاں ایک ایسی سنت کا ذکر ہے جس کے بارے میں یہ خیال بھی مشکل سے آتا ہے کہ یہ سنت ہوگی۔ (اس لیے کہ اب عموماً سنت کا تصور صرف ظواہر و رسوم سے بندھ کر رہ گیا ہے)۔ وہ سنت یہ ہے کہ صبح و شام' ہر وقت اور ہر دم' دوسروں کی طرف سے سینہ صاف رکھنا' اور دل میں کسی کے لیے میل' کینہ' نفرت' رنجش یا کدورت نہ رکھنا۔

یہ بہت آسان کام تو نہیں' کچھ زیادہ مشکل بھی نہیں' لیکن ہے بہت اہم۔ اس سے آخرت ہی میں جنت نصیب نہیں ہوگی' دنیا میں بھی زندگی جنت بن جاتی ہے۔ بس آدمی دوسروں سے توقعات منقطع کر لے' اپنی طرف سے ہر ایک سے بھلائی کرے' صرف اللہ کے لیے کرے' اپنے کیے کو کم جانے' اور کسی سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو غصہ کو پی جائے' معاف کرے اور عفو و درگزر سے کام لے' دل میں شکایت نہ پالے۔

یہ طریقہ ہے دل صاف رکھنے کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے اصحاب میں سے کوئی، کسی کے بارے میں مجھے کوئی (بری) بات نہ پہنچائے۔ اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ میں تم سے اس حال میں ملوں کہ میرا سینہ ہر ایک سے صاف ہو۔ (ترمذی)

اپنے ظن و قیاس، اور مفروضات، اور اپنے گلوں شکووں، (وساوس نفوس) کے بعد دل میں میل پیدا ہونے کا دوسرا ذریعہ لوگوں کی پہنچائی ہوئی باتیں ہیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مکمل ممانعت فرمائی۔

۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ جو کچھ سنے اسے (بلاتحقیق، بلاضرورت، یا عزت پر دست درازی کرنے کے لیے) بیان کرتا پھرے۔ (مسلم)

ہر بات کے لیے ثبوت کا ایک معیار ہے، ہر بات کو قبول کرنے کے لیے مطلوبہ معیار پر ثبوت ضروری ہے۔ مثلاً آنکھوں سے کسی کو بدکاری کرتے دیکھا ہو جب بھی اسے بیان کرنے پر ۸۰ کوڑے کی سزا ہے، جب تک تین مزید عینی گواہ نہ ہوں۔

اس لیے بلاتحقیق کسی کے بارے میں کوئی بات قبول نہ کرنا چاہیے۔

اور تحقیق ہو جائے جب بھی اس طرح آگے بیان نہ کرنا چاہیے، کہ شرعی حدود کی خلاف ورزی ہو۔

(ترجمان القرآن: جون ۱۹۹۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند فرشتے حاضر ہوئے۔ اس وقت آپؐ سو رہے تھے۔ بعض نے کہا، آپؐ سوئے ہوئے ہیں۔ دوسروں نے کہا، آنکھیں سو رہی ہیں مگر دل جاگ رہا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے، تمھارے ان صاحبؐ کے لیے ایک مثال ہے۔ اس مثال کو بیان کرو۔ اس پر بعض نے کہا، مگر یہ تو سو رہے ہیں۔ دوسرے بولے، آنکھیں سو رہی ہیں، مگر دل جاگ رہا ہے۔

وہ کہنے لگے: ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا، اور اس میں کھانے کی دعوت کی۔ پھر ایک داعی بھیجا۔ جس نے اس داعی کی دعوت قبول کی وہ مکان میں آیا، اور اس نے کھانا کھایا۔ جس نے داعی کی دعوت قبول نہ کی، وہ نہ مکان میں آیا، نہ اس نے کھانا کھایا۔

پھر انھوں نے کہا: اس مثال کا مطلب بھی بیان کر دو تا کہ آپؐ صاف صاف سمجھ لیں۔

بعض نے کہا، یہ تو سو رہے ہیں۔ دوسرے بولے، آنکھیں سو رہی ہیں، مگر دل جاگ رہا ہے۔

وہ کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے، اور داعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمدؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔ محمدؐ (نیک و بد) لوگوں کو الگ الگ ممیّز کرنے والے ہیں۔ (بخاری' مسلم)

دارمی میں حضرت ربیعہ الجرشیؓ کی روایت ہے: جس نے کھانا کھایا' مالک مکان اس سے خوش ہوا--- جس نے دعوت قبول نہ کی' مالک اس سے ناراض ہوا--- مکان والا تو اللہ ہے' محمدؐ داعی ہیں' گھر اسلام ہے' اور کھانا جنت۔

اللہ کی رضا' اسلام میں داخلہ' جنت کا انعام' ان سب کا راستہ ایک اور صرف ایک ہے: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتباع۔ آپؐ کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ آپؐ کا اتباع ہی اللہ کی محبت ہے۔

۲

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے بیان کیا:

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے' لوگ اس وقت کھجور کے درختوں میں پیوند لگایا کرتے تھے۔ حضورؐ نے پوچھا: یہ تم کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے بتایا: ہم یہ کرتے رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو توقع ہے کہ تمھارے لیے بہتر ہو۔ لوگوں نے پیوندکاری ترک کر دی' مگر پیداوار کم ہوگئی۔

رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کا ذکر لوگوں نے آپؐ سے کیا' تو آپؐ نے فرمایا:

میں تو ایک انسان ہوں۔ جب میں تمھیں تمھارے کسی دینی معاملہ میں حکم دوں تو اس پر عمل کرو۔ مگر جب میں تمھیں اپنی رائے سے کچھ بتلاؤں' تو پھر میں بس ایک انسان ہی (کی طرح رائے دیتا) ہوں۔ (مسلم)

دوسری روایت میں ہے: آپؐ نے فرمایا' اپنے دنیاوی معاملات سے تم زیادہ باخبر ہو۔

تبلیغ رسالت کا تعلق عقیدہ و ایمان اور زندگی بسر کرنے کے اخلاق و ضوابط سے ہے۔ ان امور کے بارے میں آپؐ نے جو کچھ فرمایا وہ وحی کی مانند ہے' اور اسی طرح واجب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاطاعت۔

جہاں آپؐ نے خاموشی اختیار کی' وہاں آزادی دی کہ دین کے دائرے میں رہتے ہوئے جو مناسب سمجھو وہ کرو۔

امور دنیا سے مراد فنی قسم کے معاملات ہیں۔ مثلاً زراعت' باغ بانی' صنعت و حرفت' طب وغیرہ۔ زندگی کے دیگر شعبے' مثلاً سیاست' معیشت' معاشرت' اخلاق' تبلیغ' رسالت کے تحت آتے ہیں اور ان کے بارے میں حضورؐ کے احکام و ہدایات کی اطاعت ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے اور اسی لیے آپؐ نے فرمایا: اپنے دنیاوی معاملات کے بارے میں تم بہتر جانتے ہو۔

۳

حضرت عروہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ان کے والد قرۃؓ نے بیان کیا:

میں قبیلہ مزینہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپؐ سے بیعت کی۔ اس وقت حضورؐ کے کُرتے کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ میں اپنا ہاتھ آپؐ کے گریبان سے اندر لے گیا' اور مہر نبوت کو چھوا۔

(عروہؓ کہتے ہیں) میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ اور قرہؓ (بیٹے اور باپ) دونوں کو ہمیشہ اس حال میں دیکھا کہ ان کے کُرتے کے بٹن کھلے رہتے تھے' جاڑے میں بھی اور گرمی میں بھی۔ (ابن ماجه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا' اور حضورؐ کی دعوت کی۔ میں بھی رسولؐ اللہ کے ساتھ کھانے پر گیا۔ انھوں نے رسولؐ اللہ کے سامنے جو کی روٹی اور گوشت کا شوربا پیش کیا' جس میں کدو پڑا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبیؐ پیالہ میں چاروں طرف کدو کے ٹکڑے تلاش کر رہے ہیں۔ بس اس دن سے مجھے کدو محبوب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا۔(بخاری، مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا، اس دن کے بعد سے میں جس سالن میں بھی کدو ڈلوا سکتا، ضرور ڈلواتا تھا۔(ترمذی)

یہ محبت کے تقاضے ہیں، اطاعت کے نہیں۔

لیکن جس کو حضورؐ سے محبت ہو، وہ زیادہ سے زیادہ آپؐ کے رنگ میں رنگ جانے میں لگا رہے گا، ہر ادا کو اختیار کرے گا، ہر نقش قدم پر چلے گا۔

لیکن نہ گرمی و سردی میں بٹن کھلے رکھنا وہ سنت ہے جس کا اتباع لازم ہو، نہ کدو کا محبوب ہونا۔

(۴)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی تھا، جس کا نام عبداللہ، اور لقب حمار تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رسولؐ اللہ اسے شراب نوشی کے جرم میں کوڑے لگانے کی سزا دے چکے تھے۔ ایک دن پھر وہ اسی جرم میں پکڑ کر لایا گیا، آپؐ نے کوڑے لگانے کا حکم دیا، اور کوڑے لگا دیے گئے۔

اس پر ایک شخص بولا: اے اللہ، تو اس پر لعنت فرما، کتنی کثرت سے یہ پکڑ کر لایا جاتا ہے۔

یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر لعنت مت کرو، بخدا میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے۔(بخاری)

ایک روایت میں ہے: صحابہؓ نے کہا، خدا تجھے رسوا کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کہو، اور اس کے مقابلہ میں شیطان کی مددمت کرو۔(بخاری)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور روایت میں ہے: حضورؐ نے فرمایا: بلکہ کہو' اے اللہ' اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔ (ابو داؤد)

ارادہ کے کمزور آدمی سے بھی گناہ سرزد ہو جائے' تو اس گناہ کا شرعی نتیجہ اسے بھگتنا ہوگا۔

لیکن استقامت کی کمی اور گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کے معنی یہ نہیں کہ اس سے نفرت کی جائے' اس کو برا بھلا کہا جائے' اس پر لعنت برسائی جائے اور بجائے دعا کے' اس کے لیے بددعائیں کی جائیں۔ بلکہ اس کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کی جائے' اور اسے اپنے ساتھ باندھ کر رکھا جائے۔

گناہِ کبیرہ کے مرتکب کے دل میں بھی اللہ اور رسولؐ کی محبّت کی تڑپ ہو سکتی ہے اور قابلِ قدر ہے۔ اس لیے اسے پھسلنے سے بچانے کے لیے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

شیطان تو چاہتا ہی یہ ہے کہ گناہ گار نیک لوگوں سے کٹ جائے' تاکہ مزید گناہ کی دلدل میں پھنستا ہی جائے۔

بخاری میں اس حدیث کا عنوان ہے: شراب خور پر لعنت کرنا ناپسندیدہ ہے اور وہ ملت سے خارج نہیں ہوتا۔

۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبّت رکھنے والے لوگ تو وہ ہیں جو میرے بعد ہوں گے' اور یہ تمنا کریں گے کہ اپنا گھربار اور مال' سب قربان کر کے کسی طرح مجھے دیکھ پاتے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملتا۔

آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کیا: ہم بھی تو آپؐ کے بھائی ہیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: تم میرے صحابی ہو' بھائی تو وہ لوگ ہیں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ (احمد)

حضرت ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے' کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے رسولؐ اللہ سے پوچھا: کیا ہم سے بہتر بھی کوئی ہوسکتا ہے' ہم نے آپؐ کے ساتھ اسلام قبول کیا' آپؐ کے ساتھ جہاد کیے۔

حضورؐ نے فرمایا: ہاں وہ لوگ جو میرے بعد ہوں گے' اور مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ (احمد' حاکم)

اس بشارت پر ہم جتنا خوش ہوں اور جتنے شادیانے بجائیں کم ہے۔

شرف صحابیت سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں' اور یہ اب کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا' لیکن آپؐ کو آنکھوں سے دیکھے بغیر آپؐ پر ایمان لانا' آپؐ کو دیکھنے کی تمنا میں تڑپنا' اور سب کچھ قربان کردینا --- یہ وہ شرف ہے جس کے حاملین کو آپؐ نے اپنا بھائی کہا ہے۔ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ (ایسی چیز کے لیے محنت کرنے والے محنت کریں)۔

(ترجمان القرآن: اگست ۱۹۹۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوی مومن اللہ کو ضعیف مومن سے زیادہ پیارا ہے اگرچہ ہر ایک میں خیر ہے۔

جو چیز تمھیں نفع دے اس ہی کا لالچ کرو اور اللہ سے مدد چاہو اور ہمت نہ ہارو۔

اگر تمھیں کوئی تکلیف مصیبت یا مشکل پیش آجائے تو یوں مت کہو کہ ''اگر میں ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا (یا نہ ہوتا)'' بلکہ یوں کہا کرو کہ ''اللہ نے ہر چیز کو مقدر کیا ہے جو اس نے چاہا وہ کر ڈالا''۔ اس لیے کہ لَو یعنی ''اگر'' شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

قوی مومن وہ ہے جو ہمت اور عزم کے اعتبار سے مضبوط ہے۔ اس کے برعکس ضعیف مومن وہ ہے جو ذرا سی مصیبت مشکل یا ناکامی سے ہمت ہار دیتا ہے۔ اللہ کو عزم و ہمت کی پختگی محبوب ہے۔

اصل نفع وہی ہے جو اللہ کے پاس ہے اسی کی حرص دراصل مطلوب ہے۔ دنیا کا نفع بھی اگر مقاصد دینی کے لیے ہو تو مطلوب ہے۔

حرص کے معنی دل کی لگن شدید آرزو اور کمالِ سعی کے ہیں۔ دین اور آخرت کی طلب و سعی کرو۔ اس راہ میں اللہ کو اپنا مددگار بناؤ اور ہمت نہ ہارو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل، مصیبت اور ناکامی کی صورت میں کفِ افسوس مل کر یہ کہنا کہ ''اگر میں ایسا کرتا' یا نہ کرتا' تو یہ پیش نہ آتا'' ایسا کام ہے جس کا حاصل سوائے حسرت کے کچھ نہیں۔

یہ شیطانی عمل بھی ہے' کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گویا میرے چاہنے اور کرنے سے وہ کچھ بھی ہونا ممکن تھا' جو اللہ نے مقدر نہ کیا تھا۔

مشکل اور مصیبت کی دعاؤں میں یہ فقرے بار بار آئے ہیں:

مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءُ لَمْ يَكُنْ – اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ – اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا –

جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا' جو اس نے نہیں چاہا' نہیں ہوا۔ بے شک اللہ کو ہر چیز کی قدرت ہے۔ بے شک اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو زائل کر دینے والی چیز' یعنی موت کو بہت یاد کرو۔ (ترمذی' نسائی' ابن ماجه)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو زیارتِ قبور سے منع کیا تھا۔ اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو' کیونکہ زیارتِ قبور سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کی یاد تازہ کرتی ہے۔ (ابن ماجه)

موت دنیا سے روانگی ہے' جس سے کسی کو کوئی مفر نہیں۔

زندگی کا اصل انجام وہی ہے جو دنیا کے اعمال کے نتیجہ میں موت کے بعد آخرت میں ملے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کی گھڑی وہ ہے' جس گھڑی دنیا کی ہر وہ چیز' جس کے پیچھے ہم پڑے ہوئے ہیں' چھوٹ جائے گی۔ اس کے بعد نہ واپسی ہے نہ عمل کی مہلت' اور اللہ سے ملاقات کا وقت آ جائے گا' جب صرف حساب ہے اور جزا و سزا۔

اس گھڑی کو زیادہ سے زیادہ یاد رکھنا ہی دل کی زندگی اور صفائی و روشنی کا نسخہ ہے۔ یہی صراطِ مستقیم پر قائم رکھنے والی چیز ہے۔ اس کو یاد رکھنے کے لیے ہر ممکن تدبیر کرو' یہاں تک کہ قبرستان جانا بھی۔

۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے کہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں' مگر تین قسم کے عمل جاری رہتے ہیں:

۱- ایسا صدقہ' جس کا نفع جاری رہے (اور لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں)

۲- ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے۔

۳- ایسی اولاد جو صالح ہو اور اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

انسان سرمایہ کاری وہاں کرتا ہے جہاں نفع زیادہ ہوتا ہو۔ دنیا میں اصل سرمایہ وقت اور عمل ہے۔ اس سرمایہ کاری کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش کاروبار کے تین مواقع ہمارے سامنے رکھ دیے گئے ہیں۔

مال کسی ایسے کام میں خرچ کریں جس سے موت کے بعد بھی لوگوں کو نفع پہنچتا رہے۔ دینی' اخلاقی' روحانی' مادی' معاشی نفع۔

سب سے نفع بخش کاروبار دعوت و اصلاح کا کاروبار ہے۔ اچھی نیکیاں موت کے ساتھ ختم ہو جائیں گی' دعوت و اصلاح کے نتیجے میں لوگ جو نیکیاں کریں گے' ان کا اجر اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ ہوتی رہیں گی' اور ان سب لوگوں کی نیکیوں کا اجر بھی جو وہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت واصلاح کے نتیجے میں قیامت تک کریں۔ ذرا اس بے حد و حساب اجر کا تصور کیجیے' اور ساتھ اپنی کوتاہی پر ماتم بھی۔

ہر علم جو نفع دے' اس کا نفع جاری رہے گا' لیکن دوسروں کے لیے آخرت کے نفع کا سامان کرے اس کی کیا حد اور حساب۔

اور اولاد کو صالح بنائیں' تو نسل در نسل ان کے عمل صالح کا بھی نفع۔

(۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے' اس مسلمان سے افضل ہے' جو لوگوں سے بے تعلّق ہو جاتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر نہیں کرتا۔ (ترمذی)

جہاں انسان رہتے ہوں گے' وہاں ایک دوسرے کی گفتگوؤں' روش' اور برتاؤ سے ایذا اور تکلیف لازماً پہنچے گی۔ مایوسیاں ہوں گی' شکایتیں اور گلے بھی ہوں گے' دل بھی خراب ہوں گے۔ اس سے چھٹکارا ممکن نہیں۔

مگر فضیلت کی بشارت اس کے لیے ہے' جو ان تمام تکلیفوں اور ایذاؤں پر صبر کرے اور لوگوں سے میل جول قائم رکھے۔

(۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ہم جاہلیّت کے زمانہ میں بہت سی چیزیں کھا لیا کرتے تھے' بہت سی چیزیں گھن کرتے ہوئے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ پھر اللہ نے اپنے نبیؐ کو بھیجا' اپنی کتاب اُتاری' حلال کو حلال ٹھیرایا اور حرام کو حرام قرار دیا۔ پس جو آپؐ نے حلال کیا' بس وہی حلال ہے۔ اور جو آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حرام کیا‘ بس وہی حرام ہے۔ اور جس چیز کے بارے میں آپؐ نے خاموشی اختیار کی‘ اس میں چھوٹ ہے (ان کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں)۔ (ابو داؤد)

٦

حضرت ابوثعلبہ الخشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض عائد کیے ہیں‘ انھیں ضائع نہ کرو۔ کچھ حدود مقرر کر دی ہیں‘ ان سے باہر نہ نکلو۔ کچھ چیزوں کو حرام کر دیا ہے‘ ان کی حرمت کو پامال نہ کرو۔ اور کچھ چیزوں کے بارے میں اس نے تمھارے لیے رحمت کی خاطر خاموشی اختیار کی ہے--- نہ اس لیے کہ وہ بھول گیا ہے--- پس ان کے بارے میں پوچھ گچھ اور چھان بین نہ کرو۔ (دار قطنی)

حرام و حلال قرار دینے کا اختیار صرف اللہ کو ہے‘ وہی حاکم حقیقی ہے۔ اس کے نبیؐ اس کے نمایندے ہیں۔ ان کو بھی اس نے تحریم و تحلیل کا اختیار دیا ہے‘ اور فرمایا: جس نے رسولؐ کی اطاعت کی‘ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ ان کے علاوہ تحریم و تحلیل کا اختیار کسی کو بھی حاصل نہیں‘ نہ کسی عالم کو‘ نہ کسی صوفی اور شیخ طریقت کو۔

ہر اجتہاد‘ انسانی رائے ہے‘ جو خطا کے امکان سے پاک نہیں ہو سکتی۔

کھانے پینے کی اشیا ہی میں نہیں‘ زندگی کے ہر شعبہ میں: سیاست میں‘ معیشت میں‘ معاشرت وغیرہ وغیرہ میں بے شمار معاملات ہیں‘ جہاں اللہ اور اس کے رسولؐ نے خاموشی اختیار کی ہے۔ ان کو حرام نہیں قرار دیا‘ اب ان کو کوئی حرام نہیں کر سکتا۔ ان کے استعمال میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔ الا یہ کہ ان کے استعمال سے شرعی مقاصد یا مصلحت عامہ کو نقصان پہنچ رہا ہو۔

یہ خاموشی اس لیے نہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ بتانا بھول گیا۔ یہ اس کی رحمت ہے کہ اس نے ہر قسم کے زمانے‘ حالات اور لوگوں کے لیے دین میں وسعت عطا کر دی۔ وہ جو اپنے لیے مناسب سمجھیں‘ کریں۔ ان معاملات اور اشیا کے بارے میں‘ جہاں خاموشی اختیار کی گئی ہے‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھ گچھ اور چھان بین کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ ورنہ دین کی وسعت ختم ہو جائے گی' اس کا دائرہ تنگ ہوتا جائے گا' اس کا بوجھ بڑھتا جائے گا' اور اس میں حرج پیدا ہو جائے گا کہ مشکل سے نکلنے کی راہ نہ ملے گی۔

اصل مطالبہ یہ ہے کہ جو فرائض واضح کر دیے گئے ہیں' وہ حسب استطاعت بجا لاؤ' جن چیزوں سے منع کر دیا گیا ہے ان سے اجتناب کرو' جو حدود مقرر کر دی گئی ہیں ان سے باہر نہ نکلو' اور جہاں خاموشی اختیار کی گئی ہے' وہاں پوچھ گچھ اور چھان بین سے دین کا بوجھ نہ بڑھاؤ' اس کا دائرہ تنگ نہ کرو' اور اللہ کی رحمت کی ناشکری نہ کرو۔

۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو اس کے کھانے میں سے کھا لے اور پوچھ گچھ نہ کرے' اور اس کی پینے کی چیزوں میں سے پی لے اور چھان بین نہ کرے۔ (البیہقی)

ایک دوسرے کے کھانے پینے کے بارے میں چھان بین اور پوچھ گچھ سے اجتناب' حسن ظن کا تقاضا بھی ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ وہ یہ سمجھے کہ اس کا بھائی خود بھی حلال کھاتا ہے اور اپنے احباب کو بھی حلال ہی کھلاتا ہے۔

یہ دین میں تشدد' انتہا پسندی' غلو اور باریک بینی سے اجتناب کا تقاضا بھی ہے۔

یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ شبہ' پوچھ گچھ اور اپنے تقویٰ کے اظہار سے مہر و محبت کے تعلقات میں بال نہ پڑے۔

یہ سیدھی سادی روش ہی دین حنیف کی روش ہے۔ کھانے پینے کے علاوہ دوسرے باہمی تعلقات میں بھی یہی روش اختیار کرنا چاہیے۔

(ترجمان القرآن: اکتوبر ۱۹۹۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ جو دل ہیں، انھیں اسی طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگتا ہے۔
عرض کیا گیا: یا رسولؐ اللہ، پھر دلوں کی صفائی کا نسخہ کیا ہے؟
آپؐ نے فرمایا، کثرت سے موت کو یاد کرنا، اور قرآن کی تلاوت کرنا۔ (البیھقی)

دلوں کو زنگ کیسے لگتا ہے؟

گناہوں سے، اور دنیا کو مقصود بنا کر کام کرنے سے، دینی کام ہوں یا دنیوی، اور بخیلی سے، ظلم وزیادتی سے، دوسروں کے حق مارنے سے۔ (معتد اثیم)

موت کو یاد کرنے سے، دنیا کی تمام لذتیں بے حقیقت ہو جاتی ہیں، وہ مقصود بننے کے لائق نہیں رہ جاتیں۔

قرآن کی تلاوت اللہ سے ہم کلام کرتی ہے۔ اور دل و نگاہ کو زندگی بعد موت پر جمانے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔

ایک روایت کے مطابق، آدمی کو صحیح رکھنے کے لیے یہی دو مرشد کافی ہیں:

ایک بولنے والا مرشد، یعنی قرآن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا خاموش مرشد' یعنی موت۔

ہر وقت یہ خیال لگا رہے کہ اللہ سے ملاقات کرنا ہے' اور قرآن پڑھتے وقت اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں--- یہ دو چیزیں صحیح راستے پر رکھنے کے لیے کافی ہیں۔

۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن جب گناہ کرتا ہے' تو اس کے دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ اور استغفار کر لیتا ہے' تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ گناہ پر گناہ کیے چلا جاتا ہے تو سیاہ داغ پھیلتا چلا جاتا ہے' ایک وقت آتا ہے کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (المطففین ۸۳:۱۴)

ہرگز نہیں' بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے برے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ (مسند احمد' ترمذی' ابن ماجہ' بحوالہ مشکوٰۃ)

گناہ سے کسی انسان کو مفر نہیں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہے ''تم سب گناہ کرتے ہو'' اور ''تمام بنی آدم خطا کار ہیں''۔

گناہ درحقیقت دل کی کمائی ہے' اس لیے اس کا داغ سیدھا دل پر ہی پڑتا ہے۔

گناہ کرنے کی ترغیب دینے میں کامیابی کے بعد شیطان فوراً دوسرا جال بچھاتا ہے۔ وہ اللہ کی بخشش سے' یا اپنی ذات سے' مایوسی کا وسوسہ ڈالتا ہے: ''اتنا بڑا گناہ کر کے میں کس لائق رہا' کس منہ سے اللہ سے معافی مانگوں''۔

پھر آدمی نیکیاں بھی ترک کرنے لگتا ہے اور گناہوں کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ پھر دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہ سیاہی بندے اور رب کے درمیان ایک دیوار بن جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے گناہوں کے وبال سے بچنے والے وہ ہیں' جو گناہ کے بعد فوراً اللہ کی طرف لپکتے ہیں' اس کے دامن رحمت سے چمٹ جاتے ہیں' ندامت کے پانی سے دل کو دھوتے ہیں' اور اسے صاف شفاف کر دیتے ہیں۔

(۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے۔

روزہ کہے گا: اے رب' میں نے اسے دن بھر کھانے پینے اور خواہشات سے روکے رکھا۔ پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر لے۔

اور' قرآن کہے گا: اے رب' میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا۔ پس اس کے حق میں میری سفارش قبول کر لے۔

چنانچہ (روزہ اور قرآن) دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (مشکوٰۃ)

اصل شفاعت کرانے والے' بندے کے اپنے نیک اعمال ہیں۔

اعمال میں' وہ اعمال جن کی خاطر انسان دنیا کی جائز لذتیں ترک کر دے' یا دنیا کا محبوب مال' اللہ کی محبت میں' اس کے بندوں کی خاطر خرچ کرے۔

رمضان کا مہینہ' آخرت میں اللہ کے پاس سفارش کا انتظام کرنے کا بہترین وقت ہے۔ اس مہینے میں روزہ اور تلاوتِ قرآن' اسی نیت سے کرنا چاہئیں۔

(۴)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مسلمان پاک و صاف (باوضو) ہو اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے سو جائے، پھر رات کو اُٹھ کر اللہ سے خیر اور بھلائی مانگے، تو اللہ تعالیٰ اسے خیر اور بھلائی ضرور عطا فرماتا ہے۔ (مسند احمد)

۵

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب رمضان کا آخری عشرہ آتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تہبند مضبوط باندھتے (گویا کمر کس لیتے)، خود راتوں کو جاگتے، اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ (بخاری، مسلم)

ہر رات میں خیر و برکت کے خزانے برستے ہیں، لوگ پاؤں پھیلائے سوئے رہتے ہیں۔ مگر رمضان کی راتوں کا کیا کہنا! انھی راتوں میں، وہ رات بھی ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

قرآن کی تلاوت سے دل کو چمکانے کے لیے اور قیامت کے دن اپنی شفاعت کا سامان کرنے کے لیے رمضان سے زیادہ قیمتی وقت کوئی نہیں۔

پتا نہیں اگلا رمضان آئے گا یا نہیں، یہ ضائع نہ جائے، یہی سوچ درکار ہے۔

۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں اور ان کو مال دینے میں سب سے بڑھ کر سخی تھے۔ مگر رمضان میں تو آپؐ کی سخاوت کی کوئی حد نہ رہتی تھی۔ رمضان میں ہر رات جبریل علیہ السلام آپؐ سے ملاقات کرتے اور نبی کریمؐ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔ جب جبریلؑ آپؐ سے ملاقات کرتے تو پھر آپؐ کی سخاوت اور فیاضی بارش برسانے والی ہوا سے بھی بڑھ جاتی۔ (بخاری، مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے ساتھ انفاق کا' یعنی اللہ کے بندوں کے اوپر فیاضی سے خرچ کرنے کا' لازم وملزوم کا تعلّق قرآن کی بے شمار آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ خصوصاً قیام اللیل کے ساتھ۔ (آل عمران' الانفال' الذاریات)

رمضان' روزے کے ساتھ ساتھ' قیام اللیل اور تلاوتِ قرآن کا موسم ہے۔ لازم ہے کہ اس ماہ بھی خدمت خلق کی عبادت اور فیاضی وسخاوت کی بارش ہو' جیسا نبی کریمؐ کا عمل تھا۔

٧

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعمال کے دفتر تین قسم کے ہیں:

ایک دفتر وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا۔ اس دفتر میں وہ اعمال ہیں جن میں اللہ کے ساتھ شرک کیا گیا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ "بے شک اللہ اس کی بخشش نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے"۔

دوسرا دفتر وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ چھوڑے گا نہیں۔ اس میں لوگوں کے آپس کے مظالم درج ہوں گے (جن کا حساب کتاب ہوگا)۔ یہاں تک کہ وہ مظلوموں کو ظالموں سے بدلہ دلا دے۔

تیسرا دفتر وہ ہے' جس کی اللہ کو پروا نہیں۔ اس میں وہ ظلم اور گناہ ہوں گے جو بندوں اور خدا کے درمیان ہوں گے' اور یہ اللہ کی مرضی پر ہے' چاہے اس پر عذاب دے اور چاہے تو درگزر فرمائے۔ (البیہقی' بحوالہ مشکوٰۃ)

سب سے بڑھ کر فکر دو قسم کے گناہوں سے بچنے کی ہونا چاہیے۔ ایک' اللہ کے ساتھ شرک' جو ظلمِ عظیم ہے۔ دوسرے' کسی انسان کی جان' مال اور عزت پر دست درازی۔

بندوں پر ظلم کی مکافات سے نجات کی کوئی صورت نہیں' یہاں تک کہ قیامت کے دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظلوموں کو بدلہ نہ دے دیا جائے۔ اور بدلہ دینے کے لیے ایک ہی کرنسی چلے گی۔ وہ ہیں اپنے نیک اعمال۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ چاہیے کہ یہیں معاف کرا لو' کوئی بدلہ دینا ہو تو یہیں ادا کر دو۔

سب سے زیادہ کثرت سے وہ گناہ ہوتے ہیں جو زبان سے سرزد ہوتے ہیں۔ جیسا حضورؐ نے فرمایا: ''زبان کی فصل کے علاوہ اور کیا چیز لوگوں کو منہ کے بل جہنم میں گرائے گی''۔

(۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کہاں ہیں جو میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبّت کرتے تھے؟ آج' جب میرے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں' میں انھیں اپنے سائے کے نیچے جگہ دوں گا۔(بخاری)

اللہ کے لیے محبت ایک ایسی نعمت ہے جس کی چھاؤں دنیا میں بھی لذت و نشاط اور تقویت و اطمینان کا باعث ہے' آخرت میں بھی وہ اللہ کے سایے کے نیچے پہنچا دے گی۔ جس دن اللہ کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا جہاں پناہ اور امان ملے۔

مسند احمد اور ترمذی کی روایات کے مطابق اللہ کی خاطر محبت کرنے والے وہ ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ مجلسیں جماتے ہیں' ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں' ایک دوسرے سے ملاقات کے لیے آتے جاتے ہیں' ایک دوسرے کے ساتھ ناگواریوں کے باوجود' صبر کے ساتھ تعلّق جوڑ کر رکھتے ہیں' ایک دوسرے کے خیرخواہ ہوتے ہیں--- ان کو بشارت ہے کہ ان کے لیے اللہ کی محبت یقینی ہے' ان کے لیے نور کے ایسے منبر ہیں کہ نبی' صدیق اور شہدا بھی ان پر رشک کریں۔

(ترجمان القرآن: فروری ۱۹۹۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

(۱)

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن کا معاملہ بھی کیا عجیب ہے! اسے جو کچھ بھی پیش آئے' وہ اس کے لیے سراسر خیر ہوتا ہے--- اور یہ دولت مومن کے سوا کسی کو نصیب نہیں--- جب اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ (اللہ کا) شکر کرتا ہے اور (اس طرح) نعمت اس کے لیے واقعی خیر بن جاتی ہے۔ اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ (اللہ کے لیے) صبر کرتا ہے' اور (اس طرح) مصیبت بھی اس کے لیے سراسر خیر بن جاتی ہے۔(مسلم)

زندگی کا ہر معاملہ' ہر لحہ' دو میں سے ایک حالت سے خالی نہیں: آرام' خوشی' نفع یا مصیبت' تکلیف' رنج' نقصان--- خواہ ہمیں بعض اوقات نعمت اور نفع نقصان کا شعور نہ ہو۔

نعمت کا احساس ہو تو ہم خوش ہوتے ہیں' اسے خیر سمجھتے ہیں۔ لیکن وقت گزرتا ہے تو خوشی بھی گزر جاتی ہے اور آخری سانس کے ساتھ تو ہر راحت' ہر نفع اور ہر خوشی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ تو یہ خیر کیسا خیر؟

لیکن اپنی بساط بھر اللہ کا شکر کرنے' اور اس شکر کا حق ادا کرنے سے یہ ختم ہونے والی' بے حقیقت نعمت اور خوشی' ہمیشہ کی اور بیش بہا نعمت اور خوشی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ واقعی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر بن جاتی ہے۔

بعض نعمتوں کے نعمت ہونے کا تو شعور بھی ہوتا ہے' اور ان پر خوشی بھی۔ لیکن بہت بڑی بڑی' نا قابل تصور نعمتیں ہر لمحہ ہمارے اُوپر برستی رہتی ہیں: ہر سانس' دل کی ہر دھڑکن' کھانے کا ہر لقمہ' پانی کا ہر گھونٹ' بیماری سے ہر شفا' جسم کے ہر حصّے کا یہاں تک کہ ہر خلیہ کا تحفظ' ہر لمحہ ہر آفت سے تحفظ۔ یہ سب اللہ کا شکر ادا کر کے لازوال نعمتیں کمانے کے مواقع ہیں۔ مگر ہم اکثر ان مواقع کو ضائع کرتے رہتے ہیں۔

مصیبت پڑے' تکلیف ہو' تو ہمیں لازماً احساس ہوتا ہے' ہم واویلا کرتے ہیں۔ مگر کتنی ہی بڑی مصیبت ہو' اسے بھی گزر جانا ہے۔ لیکن اپنی بساط بھر صبر کرنے سے' مصیبت اور تکلیف بھی ہمیشہ کی اور بیش بہا نعمت اور خوشی بن جاتی ہے۔ اسی طرح' مصیبت کیوں' درد و الم کیوں؟ ہر ذہن کا' ہر فلسفہ کا ''پیچیدہ اور لاینحل سوال'' کوئی مسئلہ ہی نہیں۔

مصیبت اور نعمت برابر ہیں' دونوں فنا ہونے والی' دونوں ابدی انعام و راحت کمانے کا ذریعہ ہیں۔

فانی نعمت پر اگر آدمی اترانے لگے' اور اسے اپنے زورِ بازو کا نتیجہ سمجھے' تو وہ ایک مصیبت ہے' اور اس کا انجام ہمیشہ کا درد و الم۔ فانی مصیبت پر اگر آدمی صبر کرے' اللہ کی طرف سے جنت کمانے کا ذریعہ سمجھے' تو وہ ایک نعمت ہے' اور اس کا انجام ہمیشہ کی خوشی و راحت ہے۔

۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ایک بالشت بھر زمین کے برابر ظلم کیا (یعنی اسے غصب کیا)' اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا (جنھیں وہ اٹھائے اٹھائے پھرے گا)۔ (بخاری' مسلم)

حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے کسی مسلمان کا کوئی حق مارا' اللہ نے اس پر آگ واجب کر دی اور جنت حرام کر دی۔

ایک آدمی نے پوچھا: اگر چہ کوئی بالکل معمولی چیز ہو؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں' اگر چہ ایک پیلو کی لکڑی ہو۔ (مسلم)

معاملات اور انسانی حقوق کی سنگینی کا اس سے بڑھ کر کیا بیان ہو سکتا ہے۔ بالشت بھر زمین کے بارے میں ظلم' اور سات زمینوں کا بوجھ! ایک پیلو کی لکڑی کا حق اور آگ واجب' جنت حرام!

ذرہ برابر بھی ضمیر میں ایمان بالغیب کی روشنی ہو' تو ایک بندہ مومن کسی کا حق مارنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہے؟

کتنے ہی' دین کا نام لینے والے' خوب صورت تحریروں اور تقریروں والے' اقامت دین کا کام کرنے والے بھی' دین کے اس اہم ترین پہلو سے غافل ہوتے ہیں۔ خود اپنی زندگی میں دین قائم کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں اللہ کا دین کیسے قائم ہو؟ بندوں کا حق مارنے والوں کو اللہ اپنے نام پر اپنے بندوں کا حکمران کیوں بنائے!

۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اپنے بھائی پر کوئی ظلم کیا ہو--- عزت کے معاملہ میں' یا کسی بھی چیز کے بارے میں--- وہ آج کے دن ہی اس سے معاف کرا لے' اس سے پہلے کہ اس کے پاس نہ دینار ہوں نہ درہم۔ (کیونکہ اس دن) جتنا ظلم کسی نے کیا ہوگا' اتنی اس کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی' اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں اس پر لاد دی جائیں گی۔ (بخاری)

حق مارنے' عزت پر دست درازی یا زبان درازی' جیسے گناہوں کے وبال سے چھٹکارا' قصاص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا معافی کے علاوہ کچھ نہیں۔

معاف کرانے کا وقت آج ہی ہے' کل (موت کے بعد) نہ دیت دینے کے لیے مال ہوگا' نہ معافی مانگنے کا موقع' (الا یہ کہ اللہ اپنی رحمت ہی سے کوئی سبیل پیدا کر دے)۔

کل اگر معاوضہ دینا ہوا' تو قیامت کے دن صرف اعمال کی دولت دی جاسکے گی۔ اپنی عمر بھر کی کمائی ہوئی نیکیوں سے ہاتھ دھوکے' یا مظلوم کی برائیوں کا بوجھ اپنے اُوپر لاد کے۔

(۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی معاہد [غیر مسلم' ذمی] کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا' جب کہ جنت کی خوشبو ۴۰ برس کے فاصلے سے سونگھی جاسکتی ہے۔ (بخاری)

ایک روایت میں ہے ۷۰ برس (نسائی)' ایک اور روایت میں ہے ۱۰۰ برس (ابن حبان)' اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔ (ابوداؤد)

معاہد وہ غیر مسلم ہے جو تحفظ' امن' یا شہریت کے معاہدے کی بنا پر مسلمان ملک میں رہ رہا ہو۔

مسلم معاشرے میں رہنے والے عیسائی' یہودی' ہندو اور دیگر کافروں کی جانیں بھی اسی طرح محترم و محرم ہیں جس طرح مسلمانوں کی جانیں۔

قانونی حق ثابت ہوئے بغیر' جو مسلمان ان میں سے کسی کا خون بہائے گا' وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

(۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت کم ایسا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو ایسی بات پر جو آپ کو ناپسند ہوتی' منہ در منہ ٹوکتے۔

ایک دفعہ ایک شخص رسولؐ اللہ کی خدمت میں آیا۔ اس (کے لباس) پر زردی کا نشان تھا۔ جب وہ مجلس سے اُٹھ گیا' تو آپؐ نے فرمایا: اگر یہ اس زردی کو بدل ڈالتا یا صاف کر دیتا (تو بہتر ہوتا)۔ (**الادب المفرد**' بحوالہ **انتخاب حدیث**)

منہ در منہ ٹوکنا منع نہیں' لیکن یہ حضورؐ کے اخلاق کریمانہ' آپؐ کی حیا و مروت اور کمال شفقت و رحمت کا مظہر ہے کہ آپؐ ایسا کرنا ناپسند کرتے۔

اصلاح و تربیت میں انسانی نفسیات کا لحاظ' حکمت کا ضروری تقاضا ہے۔ دوسروں کے سامنے ٹوکے جانے سے انسان کی اَنا کو ٹھیس پہنچتی ہے اور اس میں فوراً مخالفانہ ردعمل پیدا ہوتا ہے۔ وہ تاویل اور دفاع پر اتر آتا ہے۔ اس لیے تنہائی میں' یا کسی کے ذریعے' تنقید کے موثر ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

اسی لحاظ سے حضورؐ کا حکیمانہ طریقہ یہ بھی تھا کہ آپؐ نام لے کر تنقید و احتساب کرنے کے بجائے عام انداز میں نصیحت فرماتے کہ ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ......''۔

٦

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(دین کی باتیں) سکھاؤ' مگر آسانی پیدا کرو' سکھاؤ مگر آسانی پیدا کرو' سکھاؤ مگر آسانی پیدا کرو): تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ اور جب غصہ کا غلبہ ہو تو خاموشی اختیار کرو' یہ دو بار ارشاد فرمایا۔ (**الادب المفرد**' بحوالہ **انتخاب حدیث**)

حضورؐ نے آسانی پیدا کرنے کی شدید تاکید فرمائی ہے۔ دین آسان ہے۔ دین کی تعلیمات کو سیکھنے والوں کے مزاج' استعداد' پسند اور ناپسند کے لحاظ سے آسان ہونا چاہیے' اور غلو'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باریک بینی اور سختی و تشدد سے پاک ہونا چاہیے۔ تعلیم کا طریقہ بھی سہولت اور نرمی پر مبنی ہونا چاہیے۔

غصہ اپنی ذات کی خاطر بھی آ سکتا ہے' سیکھنے والے کی کم فہمی' غلطی' غلطی پر اصرار' ضد اور ہٹ دھرمی' بے ادبی اور بدتمیزی کی وجہ سے بھی۔ غصہ کے غلبہ کے بعد اس کا امکان ختم ہو جاتا ہے کہ تعلیم اور نصیحت اثر کرے گی۔ اگر انداز' لہجہ' آواز' الفاظ' سب میں شدت ہو گی تو دل سوزی اور خالص خیر خواہی بھی ختم ہو جائے گی۔ سیکھنے والے میں بھی ردعمل پیدا ہو گا۔ اس لیے غصہ آ جائے تو جس کے پیشِ نظر اصلاح ہو' اس کے لیے ایک ہی راستہ ہے--- وہ ہے خاموشی۔ خواہ اصلاح کرنے والے والدین ہوں یا اساتذہ' داعی ہوں یا واعظ۔ خاموشی نہ اختیار کی تو قوی امکان ہے کہ ناصح و معلم اپنے اعمالِ بد میں اضافہ کر لے گا۔

(ترجمان القرآن: اپریل ۱۹۹۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے، تو اپنے (دل اور زندگی) کو پوری طرح میری بندگی کے لیے فارغ (اور مطمئن) کر لے، میں تیرے دل کو (بے فکری کی) دولت سے بھر دوں گا اور فقر و محتاجی کے سوراخوں کو بند کر دوں گا۔
اگر تو ایسا نہ کرے گا، تو میں تیرے ہاتھوں (اور دل) کو دنیا کے مشغلوں اور فکروں سے بھر دوں گا اور تیرے فقر و محتاجی کے سوراخوں کو بھی بند نہیں کروں گا۔ (مسند احمد، ابن ماجہ)

۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آخرت کی فکر کرے،

۱- اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے،

۲- اس کے الجھے ہوئے کاموں کو سلجھاتا رہتا ہے، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- اس کے پاس دنیا بھی آتی ہے' مگر ناک رگڑتی ہوئی۔

اور جو دنیا کی فکر ہی میں مشغول رہے'

۱- اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی (کا احساس) مسلط کر دیتا ہے'

۲- اس کے معاملات کو اُلجھا دیتا ہے' اور

۳- (ساری فکر کے باوجود) دنیا بھی اس کو اس سے زیادہ نہیں ملتی جتنی اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔(ترمذی' بحوالہ ترجمان الحدیث)

دونوں احادیث کا مضمون ملتا جلتا ہے' مگر ایک حدیث دوسری کی شارح ہے۔

جس کو سب سے زیادہ آخرت کی فکر ہوگی' وہی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لیے فارغ کر سکے گا۔ فارغ کرنے کا مطلب ترکِ دنیا نہیں' دنیا کے ہر کام کو عبادت بنانا ہے۔

آخرت کی فکر کے معنی ہیں آخرت کی کمائی کی فکر۔ آخرت کی کمائی کا ذریعہ اس کے سوا کوئی نہیں کہ دنیا کے ہر کام کو پوری دلچسپی سے' پوری سنجیدگی سے' بہترین طریقے سے' مگر اللہ تعالیٰ کی بندگی کی حدود میں رہ کر' انجام دیا جائے۔ اس لیے بندگی کے لیے فراغت اور آخرت کے لیے یک سو ہونے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ آدمی دنیا اور دنیا کے کام کرنے سے فارغ ہو جائے۔

آدمی آخرت کا طلب گار ہو' تو بھی دنیا جتنی مقدر ہے اس میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ دنیا کا طلب گار ہو تو طلب اور کوشش کے باوجود مقدر سے زیادہ کچھ نہ ملے گا۔ آخرت کے طلب گار کو اپنا مقدر ملے تو سہولت سے بھی ملے گا اور اسے ذلیل و خوار بھی نہ ہونا پڑے گا۔

خدا اور آخرت کے طلب گار کا دل' دنیا اور دنیا والوں سے بے نیازی کی بے دل نعمت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ وہ خود کسی مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا۔ کوئی ڈوبنے والی چیز اس کی محبوب نہیں ہوتی۔

مگر دنیا کا طلب گار ہر وقت خود کو دنیا والوں' روپے پیسے' دنیوی ساز و سامان' شہرت اور تعریف کا محتاج پاتا ہے۔ گویا فقر و محتاجی ہر وقت اس کی نگاہوں میں سمائے رہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بندہ اپنے خدا کا بن جاتا ہے' وہ خدا کو اپنے معاملات کے لیے کافی پاتا ہے۔ اس کے الجھے ہوئے معاملات سلجھتے رہتے ہیں۔ جو دنیا کا بندہ ہو وہ ہر وقت پریشانی کا شکار رہتا ہے۔ اس کے معاملات اُلجھے ہوئے رہتے ہیں۔

صبح اُٹھنے سے لے کر رات تک' اور پھر نیند اچاٹ ہو جانے پر' آپ کے دل میں اور زبان پر کن فکروں اور پریشانیوں کا تذکرہ رہتا ہے: اس ذاتی جائزے سے دیکھ لیں کہ آپ کی فکر آخرت کے لیے ہے یا دنیا کے لیے۔

۳

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے کہا: مجھے نصیحت فرمایئے اور مختصر لفظوں میں فرمایئے۔

حضورؐ نے فرمایا:

۱۔ جب تو نماز پڑھے' تو اس شخص کی نماز کی طرح پڑھ' جو ہر چیز کو چھوڑنے والا ہو' (گویا زندگی کی آخری نماز سمجھ کر)' اور

۲۔ کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکال جس کے بارے میں کل کو معذرت کرنا پڑے' اور

۳۔ جو چیز لوگوں کے ہاتھوں میں ہے' اس سے بے نیاز ہو جا۔ (مسند احمد' بحوالہ انتخاب حدیث)

نماز' بنیاد اور ستون ہے بندگی کی زندگی کی: تعلق باللہ اور فکر آخرت کی بھی' اخلاق و معاملات کی بھی' دعوت و جہاد کی بھی' حکومت اسلامی کی بھی۔ اس لیے مختصر ترین بات میں نماز سب سے پہلے آئی۔

فریضہ نماز ادا ہو جائے' یہ بھی انعام الٰہی ہے۔ لیکن دینی زندگی کی تقویت اور ترقی اسی نماز کے ذریعے حاصل ہوگی' جس میں خشوع ہو۔ اس لیے خشوع کا نسخہ تجویز ہوا: ہر نماز کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھو۔ دنیا کی ہر چیز کو الوداع کہہ کر۔ یہ سمجھ کر بس اب رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور اس سے ملاقات کرنا ہے۔

زبان (یا قلم) سے جو لفظ نکلتا ہے وہی سب سے زیادہ خرابیوں کا سبب بنتا ہے۔ وہی منہ کے بل جہنّم میں گراتا ہے' اگر وہ خود گناہ ہو' یا گناہ کا ذریعہ۔ جس نے کوئی ایسی بات منہ (یا قلم) سے نہ نکالی کہ کل اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندگی ہو یا آج دنیا میں انسانوں کے سامنے' اس نے آگ میں ڈالے جانے کی رسوائی' دنیا میں بھی رسوائی اور تعلقات میں بگاڑ سے بچنے کا سامان کرلیا۔

امیدیں اور توقعات صرف اللہ تعالیٰ سے وابستہ کرنی چاہییں' نہ کہ اپنے جیسے انسانوں سے۔ معاملات ہوں' عزت ہو' مال و متاع ہو' توقعات ہوں' کسی کے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں۔

اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہر نماز کے بعد یہ درخواست ضرور کریں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ -

اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں۔ فرمانروائی اسی کے لیے (مخصوص) ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے اللہ' جو آپ عطا کریں اسے کوئی روک نہیں سکتا' جو آپ روک لیں اسے کوئی دے نہیں سکتا۔

تعلقات میں بگاڑ کا سب سے بڑا سبب انسانوں سے امیدیں قائم کرنا اور پھر ان کا ٹوٹنا ہے۔

۴

حضرت ابوالاحوص الجشمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:
میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم' اگر میں کسی آدمی کے ہاں جاؤں اور وہ نہ میری مہمان داری کرے اور نہ میری ضیافت' پھر وہ آدمی میرے پاس آئے' تو آپؐ فرمایئے کہ میں اس کی مہمان داری کروں یا اس سے بدلہ لوں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے فرمایا: نہیں، تم اس کی مہمان داری کرو۔ (ترمذی)

یہ روش عام ہے: اس نے میرے ساتھ یہ برتاؤ کیا، میں بھی یہی کروں گا۔ اس نے میرے ساتھ بدسلوکی کی، میں بھی کروں گا۔ اس نے مجھے کب پوچھا، میں بھی نہیں بلاؤں گا۔ یہ مومن کی شان کے منافی ہے۔

مہمان داری سے آگے پوری زندگی میں، خصوصاً مخالفین کے ساتھ، فضیلت کی روش یہی ہے کہ "برائی کے مقابلے میں بھلائی کرو" (حٰم السجدہ)۔ اگرچہ زیادتی کے برابر بدلہ لینے کا حق ہے، لیکن عفو و درگزر اور اصلاح روابط پر اجر عظیم کا وعدہ ہے۔ (الشوریٰ)

۵

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لوگو) امعہ (دوسروں کی روش کے مطابق ڈھلنے والے) نہ بن جاؤ۔ یوں نہ کہا کرو کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تو ہم بھی اچھا برتاؤ کریں گے، اور اگر انھوں نے بدسلوکی کی تو ہم بھی بدسلوکی کریں گے۔ نہیں، بلکہ اپنے آپ کو اس بات کا خوگر بناؤ کہ اگر لوگ اچھا برتاؤ کریں تو تم ضرور حسن سلوک سے پیش آؤ، اور اگر وہ ظلم کی راہ چلیں تو تم (ان کی تقلید میں) ظلم نہ کرو۔ (ترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ)

۶

حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے:

لوگوں سے وعظ ہر جمعہ کو (ہفتہ میں ایک مرتبہ) بیان کیا کرو۔ اگر لوگ (زیادہ پر) اصرار کریں تو دو بار، اور اس سے بھی زیادہ چاہتے ہوں تو بس تین بار (اس سے زیادہ نہیں)۔

اور (دیکھو) لوگوں کو اس قرآن سے بیزار نہ کردو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی صورت حال نہ پیدا ہو کہ تم لوگوں کے پاس جاؤ جب کہ وہ اپنی باتوں میں مشغول ہوں' اور ان کے سامنے اپنی تقریر شروع کر دو' اور اس طرح تم ان کا سلسلہ گفتگو کاٹ دو اور ان کے دلوں کو نفرت اور ملال سے بھر دو۔ بلکہ تم خاموش رہو۔ پھر اگر وہ تم سے (رغبت اور شوق سے) خود مطالبہ کریں تو ان کے سامنے اپنی بات کرو۔

اور دیکھو دعا میں قافیہ بندی سے بچو' اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو دیکھا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے۔ (انتخاب حدیث)

آج جب کہ وعظ' تقریر' درس کی بھرمار ہے' اور اکثر بولنے والے مسلسل بولنے' اپنے وقت سے زیادہ بولنے' اور سامعین کے ردعمل سے بے نیاز ہو کر بولنے پر مصر ہوتے ہیں' اس اثر (وہ حدیث جس کی نسبت رسولؐ اللہ کی طرف نہ ہو) میں حکمت و دعوت کے پہلو سے واضح ہدایات موجود ہیں۔

(ترجمان القرآن: جون ۱۹۹۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(۱)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ شخص جو اپنے رب کو یاد رکھتا ہے' اور وہ جو یاد نہیں رکھتا' دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زندہ ہو اور دوسرا مردہ۔ **(بخاری' مسلم)**

یہ انسان کی زندگی اور موت کا ایک بالکل نیا اور انقلاب انگیز تصور ہے۔

دنیا اس شخص کو زندہ شمار کرتی ہے جس کا دل دھڑکتا ہو اور جس کی سانس آتی اور جاتی ہو۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اگر اس کی زندگی اللہ کی یاد سے خالی ہے تو وہ ایک چلتی پھرتی لاش ہے۔ اس کے برعکس حقیقی معنوں میں زندہ وہ ہے جس کی زندگی میں اللہ کی یاد رچی بسی ہو' سانس کی طرح آتی اور جاتی ہو۔

کیونکہ جسم کی زندگی تو ہر حیوان کو حاصل ہے۔ مگر جسم مٹی میں مل جاتا ہے' باقی رہنے والی چیز انسان کی روح' شخصیت کا مرکز' اس کا دل (قلب) ہے۔ اس دل کی زندگی کا سامان کسی کی یاد' اس کے دھیان اور اس کی طرف توجہ سے ہوتا ہے۔

لیکن اللہ کے علاوہ جس کی بھی یاد اور فکر میں دل مشغول رہے گا' اور اس کی یاد سے اپنی زندگی کا سامان کرے گا' اسے بالآخر مٹ جانا ہے۔ باقی صرف اللہ رہے گا' اور وہ دل اور زندگی بھی باقی رہے گی' جو اللہ کی یاد کی کثرت سے بھری ہوئی ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے جو اپنے پیدا کرنے والے، پالنے والے اور حی و قیوم خدا کی یاد، اسی کے دھیان اور اسی کی طرف توجہ میں مشغول رہتا ہے، وہ ایک طرف ابدی زندگی حاصل کرتا ہے۔ دوسری طرف اس کے دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ اس کو زندگی کے لیے ایک محبوب و مقصود ملتا ہے، ایک سمت ملتی ہے، اس کے اندر سے اپنے سارے کام ٹھیک ٹھیک انجام دینے کے لیے قوت و زندگی کے چشمے اُبلتے ہیں۔ ان معنوں میں وہ زندہ کی مانند ہے۔

جو اللہ کو یاد نہیں کرتا، اور ڈوبنے مٹ جانے والی چیزوں کے ذکر وفکر میں مشغول رہتا ہے، وہ مردہ انسان کی طرح ہے کہ اپنی اصل منزل --- آخرت کی کامیابی --- کی طرف جنبش بھی نہیں کرسکتا۔

آپ نے اس حدیث کا مفہوم پا لیا تو، گویا سارے دین کی اور اپنی تربیت کی شاہِ کلید پالی۔

۲

حضرت الحارث الاشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمھیں ہدایت دیتا ہوں کہ اللہ کو بہت بہت یاد کیا کرو۔ ذکر کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ کسی آدمی کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ اس کا پیچھا کر رہے ہوں، مگر وہ بھاگ کر ایک مضبوط قلعے میں پناہ لے لے اور اپنے کو دشمنوں کے ہاتھ میں پڑنے سے بچالے۔ اسی طرح کوئی انسان شیطان سے بچ نہیں سکتا، سوائے اللہ کی یاد کے سہارے۔ (ترمذی)

ہمارا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ وہ ہر وقت ہر طرف سے --- سامنے سے بھی، پیچھے سے بھی، دائیں سے بھی، بائیں سے بھی --- ہمارے اُوپر حملے کرتا رہتا ہے۔ وہ ہمارے ایمان و یقین پر ڈاکے مارتا ہے۔ ہمیں صراطِ مستقیم سے ہٹانے کے لیے اپنی ہر قوت اور ہر کوشش لگا دیتا ہے، وہ صراطِ مستقیم جو ہمیں اللہ اور اس کی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہمارے اُوپر شیطان کا سارا اختیار بس اتنا ہے کہ وہ ہمارے دلوں میں برائی کا خیال ڈالے اور اس کی ترغیب دے۔ اس لیے وہ دل کو تاک تاک کر نشانہ بناتا ہے۔ اللہ کا ذکر دل پر اس کے حملوں سے بچنے کے لیے سب سے مضبوط قلعہ ہے۔

اس لیے: ''جب آدمی اللہ کو یاد کرتا ہے' دل میں اللہ کا دھیان ہوتا ہے' شیطان وہاں ٹھیر نہیں سکتا' وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ جب آدمی غافل ہوتا ہے' شیطان وسوسے پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے''۔(بخاری)

کثرت سے بہت بہت یاد کرنے کے کیا معنی ہیں؟ قرآن کے مطابق کھڑے' بیٹھے' لیٹے' صبح اور شام نماز میں بھی' میدانِ جنگ میں بھی۔

حضورؐ نے فرمایا: ''یہاں تک کہ لوگ کہیں یہ مجنوں ہے''۔(مسنداحمد)

۳

حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو لوگ اللہ کو یاد کرنے کے لیے کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں' انھیں فرشتے گھیر لیتے ہیں' ان پر رحمت چھا جاتی ہے' ان پر سکینت (سکون و اطمینان) نازل ہوتی ہے' اور اللہ ان کا ذکر ان کی مجلس میں کرتا ہے جو اس کے قریب ہیں۔(مسلم)

جہاں لوگ اللہ کے لیے جمع ہوں' جمع ہو کر وہ کام اور وہ بات کریں جو اللہ کو مطلوب ہے' وہ ذکر کی مجلس ہے: نماز باجماعت ہو' کلمات کا وِرد اور دعا ہو' دین کی تعلیم ہو یا دعوت الی اللہ ہو۔ یہ مجلس اللہ کو بہت محبوب ہے۔

اس مجلس کے لیے عظیم بشارتیں ہیں: (۱) چاروں طرف فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ آسمان تک انھیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ (۲) رحمت' (۳) سکینت' (۴) مقرب فرشتوں کی مجلس میں ذکر۔ ضروری ہے کہ ہر مجلس میں ذکر ہو۔ ذکر کے لیے مجلسوں کا اہتمام ہو' اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی ہر مجلس میں اللہ کے رسولؐ کی ان بشارتوں کو یاد رکھیں اور اللہ سے پوری امید رکھیں کہ وہ یہ سب کچھ عطا فرمائے گا۔

(۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا' کہ اپنے دین (کے احکام) پر استقامت سے عمل کرنا ایسا ہوگا جیسے ہاتھ میں انگارا پکڑنا۔ (ترمذی' بحوالہ مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میری اُمت میں فساد کے زمانے میں میری سنت کو مضبوطی سے تھاما' اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ (البیہقی' بحوالہ مشکوٰۃ)

اُمت کا فساد کیا ہے؟

اللہ کی طرف سے ہدایت کی نعمت کی ناشکری اور اس سے غفلت' اس سے بے وفائی' اپنے مقام اور مشن کو فراموش کر دینا' بے عملی اور بے یقینی' گناہ اور نافرمانی کا عام ہونا' باہم خون ریزی اور ظلم و جور' غیر قوموں کا تسلط اور ان کی غلامی۔

ایسے حالات میں دین پر جما رہنا ایک مشکل کام ہوگا۔ اتنا مشکل جتنا ہاتھ میں انگارا پکڑنا۔ لیکن یہ انگارا اس آگ کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں' جو اللہ کی نافرمانی کے بدلے میں' دنیا میں ذلت و رسوائی اور خون ریزی اور آخرت میں جہنم کی صورت میں ملے گی۔

اس کے برعکس' سنت رسولؐ پر قائم رہنے کا اجر سو شہیدوں کے اجر کے برابر ہے۔

ہر سنت کا اتباع ضروری ہے' لیکن حضورؐ کی سب سے اہم سنت اللہ کے دین اور ہدایت کی طرف دعوت کا کام' جہاد اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے' جس میں آپؐ ہر دم اور ہر قدم مشغول رہے۔ اور ان کے ساتھ' زادِ راہ کے طور پر' اخلاق حسنہ اور عبادات الٰہی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی شخص اپنے گھر والوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکے۔

ان کے بیٹے نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا: ہم تو ان کو ضرور روکیں گے۔

عبداللہؓ نے فرمایا: میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تو اس قسم کی باتیں بناتا ہے۔

راوی (مجاہد) کا بیان ہے: اس واقعہ کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے بیٹے سے عمر بھر نہ بولے۔ (مسند احمد، بحوالہ مشکوٰۃ)

بیٹے کی نیت حضورؐ کے ارشاد کی مخالفت نہیں ہو سکتی تھی، بلکہ زمانہ بدل جانے سے احکام میں تبدیلی کا اصول پیش نظر رہا ہوگا۔

مگر رسولؐ اللہ کے ارشاد کا احترام اور اتباع صحابہ کرامؓ کے نزدیک اتنا اہم اور محبوب تھا کہ اس کے بارے میں بیٹے کی اس روش پر عمر بھر اس سے بول چال ترک کر دی گئی۔

مساجد اور نماز باجماعت سے عورتوں کو نہ روکا جائے، یہ منشائے نبویؐ بہت واضح ہے۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ عورتوں کی اجتماعی دینی کاموں میں شرکت کے مسئلے پر عہد صحابہؓ ہی سے اختلاف چلا آ رہا ہے۔

٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمانو، امیر کوئی بھی ہو، تم پر اس کی راہ نمائی میں جہاد فرض ہے۔ وہ نیک ہو یا بد، اور اگرچہ وہ کبائر کا ارتکاب کرتا ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورتم پر ہرمسلمان کے پیچھے نماز ادا کر لینا واجب ہے' وہ نیک ہو یا بد' اور اگر چہ وہ کبائر کا ارتکاب کرتا ہو۔

اورتم پر ہرمسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھنا واجب ہے' وہ نیک ہو یا بد' اگر چہ اس نے کبائر کا ارتکاب کیا ہو۔(**ابو داؤد بحوالہ مشکوٰۃ' باب الامامہ**)

امیر اور امام' اخلاق و کردار کے لحاظ سے کیسے ہی ہوں' نیک کاموں میں ان کی اطاعت واجب ہے۔خصوصاً نماز با جماعت اور جہاد جیسے عظیم نیک کاموں میں۔اس سے جہاد اور جماعت کی اہمیّت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

اسی طرح' مسلمان کتنا ہی بدعمل ہو' اس کے حقوق ساقط نہیں ہوں گے۔خصوصاً اس کی نماز جنازہ۔

(ترجمان القرآن: دسمبر ۱۹۹۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسولؐ اللہ! ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلتا ہے، مگر وہ دنیا کا مال واسباب بھی چاہتا ہے، (اس کا کیا بنے گا؟)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر وثواب نہیں۔

لوگوں کو یہ بات اچھی نہ لگی۔ انھوں نے اس شخص سے کہا: تم دوبارہ جا کر رسولؐ اللہ سے پوچھو، شاید تم ان کی بات نہیں سمجھ سکے۔

وہ شخص دوبارہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: یارسولؐ اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلتا ہے، مگر ساتھ ہی وہ دنیا کا مال واسباب بھی چاہتا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر وثواب نہیں۔

لوگوں (کو اب بھی یقین نہ آیا، اور انھوں) نے اس سے کہا جاؤ اور رسولؐ اللہ سے پھر دریافت کرو۔ اس نے تیسری بار آپؐ سے یہی سوال کیا۔

آپؐ نے پھر فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر وثواب نہیں ہے۔ (ابوداؤد، بحوالہ مشکوٰۃ)

ایک اور روایت کے مطابق، آپؐ نے آخر میں فرمایا: ''اللہ کسی عمل کو قبول نہیں کرتا جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک وہ خالص اور اللہ کی رضامندی کے لیے نہ ہو"۔

شخصیت کا مرکز دل ہے' اصل عمل دل کا عمل ہے' اصل کمائی دل کی کمائی ہے' گناہ کا داغ دل ہی پر پڑتا ہے' نجات اور جنت اسی کے لیے ہے جو قلب کو سلامت لیے اللہ کے حضور حاضر ہوا۔

اس لیے اعمال کے اجر و ثواب کا انحصار ان کی ظاہری شکل و صورت پر نہیں' بلکہ اس بات پر ہے کہ وہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لیے اور رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر ہو۔

نیک اعمال میں سب سے چوٹی کا عمل اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ جہاد کی نیت میں بھی اگر رضائے الٰہی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے ساتھ دنیا کی ملاوٹ ہو جائے --- دنیاوی نفع کی' مال کی' جاہ کی' شہرت کی' مخلوق کی تعریف کی' عصبیت کی --- تو جہاد کا سارا اجر ضائع ہو جاتا ہے۔

صرف قتال فی سبیل اللہ کے معاملے میں نہیں' ہر طرح کے جہاد میں: دعوت و تبلیغ ہو' سیاست ہو' تحریر ہو' تقریر ہو' عہدہ و منصب اور امارت ہو' تابع داری و اطاعت ہو۔ جو دین کا کام کر رہا ہو اس کو ہر وقت اپنی نیت کا احتساب کرنا چاہیے' اس کو خالص رکھنا چاہیے اور بلا اختیار ملاوٹ داخل ہو جائے تو فوراً اللہ سے استغفار کرنا چاہیے۔

(۲)

حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان قبول کیا اور آپؐ کے ساتھ ہولیا۔ اس نے حضورؐ سے کہا: میں آپؐ کے ساتھ مہاجر بنوں گا۔ آپؐ نے بعض اصحاب کو اس کی خبر گیری کرنے کی ہدایت فرمائی۔

جب غزوۂ خیبر میں آپؐ کو مالِ غنیمت ملا' اور آپؐ نے اسے تقسیم فرمایا' تو آپؐ نے اس کا بھی حصّہ لگایا' اور وہ حصّہ اس کے ساتھیوں کے سپرد کر دیا۔ وہ اپنے ان ساتھیوں کے جانور چرایا کرتا تھا۔ جب شام کو وہ واپس آیا' تو ساتھیوں نے اسے اس کا حصّہ دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے پوچھا: یہ کیا ہے! ساتھیوں نے کہا: یہ تمھارا حصّہ ہے جو رسولؐ اللہ نے تقسیم میں تمھیں دیا ہے۔

اس نے کہا: میں نے اس کی خاطر تو آپؐ کا اتباع نہیں کیا۔ میں نے تو آپؐ کا اتباع اس غرض سے کیا ہے کہ میرے یہاں تیر لگے' (اور اس نے اپنے حلق کی طرف تیر سے اشارہ کیا)' تاکہ میں مرجاؤں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔

ساتھی نے اس سے کہا: اگر تو نے سچ کہا ہے تو اللہ تجھے سچّا کر دکھائے گا۔

پھر ان لوگوں نے دشمنوں کے ساتھ جہاد کیا' (اور یہ اعرابی بھی ان کے ساتھ تھا)۔ اس کو لاد کر حضورؐ کے پاس لایا گیا۔ تیر اس کے حلق میں اسی جگہ پیوست تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا۔

حضورؐ نے پوچھا: یہ وہی ہے!

صحابہؓ نے عرض کیا: جی ہاں۔

حضورؐ نے فرمایا: اس نے اللہ کے ساتھ اپنا معاملہ سچّا رکھا' اللہ نے اس کو سچّا کر دکھایا۔ پھر آپؐ نے اس کو اپنے جبہ مبارک میں کفن دیا' آگے بڑھ کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی' اور جنازے کی نماز میں جو الفاظ فرمائے وہ یہ تھے:

اے میرے اللہ' یہ تیرا بندہ ہے! ہجرت کر کے تیرے راستے میں نکلا! شہید ہوکر قتل کیا گیا ہے! اور میں اس پر گواہ ہوں! (البیھقی' نسائی)

شہادت کی تمنا اور آرزو دیکھیے! تازہ ایمان' عمل قلیل' مگر دل جان لٹانے کے نشہ سے سرشار۔

اعزاز واکرام دیکھیے! حضورؐ کی گواہی سے بڑی چیز اور کیا نصیب ہوسکتی ہے۔

(۳)

حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علبہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے۔ (غزوۂ تبوک کے موقع پر) جب حضورؐ نے لوگوں کو اللہ کی راہ میں مال دینے کی ترغیب دی تو ہر آدمی اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ لایا۔ حضرت علبہؓ کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ وہ رات کو کھڑے ہوگئے' دیر تک جب تک اللہ نے چاہا' نماز پڑھی' خوب روئے' پھر دعا مانگی:

اے میرے اللہ' تو نے ہمیں جہاد کا حکم دیا' جہاد کی ترغیب دی' مگر تو نے ہمیں اتنا مال نہیں دیا جس سے ہم جہاد کر سکیں' نہ تو نے اپنے رسولؐ کے ہاتھ میں اتنا دیا کہ آپؐ ہم کو سواری دے سکیں۔ اے اللہ' میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس کو میں صدقہ دوں۔ اے میرے اللہ' مسلمانوں میں سے جس کسی نے میرے اوپر کوئی ظلم وستم کیا ہے' میرے مال کے بارے میں' یا جسم کے بارے میں' یا عزت کے بارے میں' وہ میں صدقہ کرتا ہوں (معاف کرتا ہوں)۔

صبح ہی صبح یہ لوگوں کے پاس پہنچے۔ حضورؐ نے فرمایا: گذشتہ رات میں (اپنی عزت کا) صدقہ کرنے والا کہاں ہے؟ وہ کھڑا ہو جائے۔ حضرت علبہؓ کھڑے ہوگئے اور کہا: میں ہوں' یارسولؐ اللہ۔

آپؐ نے فرمایا: اے علبہ' مبارک ہو' قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تمھارا یہ صدقہ قبول کی ہوئی زکوٰۃ میں لکھا گیا۔ (البزار' ابن ابی الدنیا' البدایہ' کنز العمال بحوالہ حیاۃ الصحابہ)

بظاہر آدمی بالکل خالی ہاتھ ہو' اور جیب خالی ہو' مگر دل کو لگی ہوئی ہو' تو اللہ کی راہ میں دینے کے ہزار طریقے ہیں' جن کو قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔

(۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ رسولؐ اللہ کے ساتھ ایک (جہاد کے) سفر میں تھے۔ ہم میں سے بعض روزہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار تھے، اور بعض بے روزہ۔ ہم لوگوں نے ایک منزل پر پڑاؤ ڈالا۔ دن اتنا سخت گرم تھا کہ ہم میں سب سے زیادہ سایہ اس کے اوپر تھا جس پر کمبل تھا، اور بعض آدمی اپنے ہاتھوں ہی سے دھوپ سے بچاؤ کر رہے تھے۔ جو روزہ دار تھے وہ تو ڈھیر ہو گئے، اور انھوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ لیکن جو بے روزہ تھے وہ کھڑے ہو گئے، انھوں نے خیمے لگائے اور جانوروں کو پانی پلایا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا: آج تو بے روزہ دار لوگ سارا ثواب لے گئے۔ **(بخاری، مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ)**

حضرت ابوقلابہؓ کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے (ایک سفر سے واپسی پر) اپنے ایک ساتھی کی بہت تعریف کی، اور کہا: ہم نے اس جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔ جب تک سفر میں چلتا، قرآن پڑھتا رہتا، جب ہم لوگ پڑاؤ ڈالتے تو یہ نماز میں لگ جاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس کے سامان کی دیکھ بھال کون کرتا تھا؟

آپؐ نے یہ بھی پوچھا: اس کے اُونٹ یا جانور کو چارا کون دیتا تھا؟

لوگوں نے بتایا: یہ کام ہم ہی لوگ انجام دیتے تھے۔

آپؐ نے فرمایا: تم سب اس سے افضل ہو۔ (ابوداؤد)

اعمال کے درجات ہیں۔ یہ درجات اعمال کی نوعیت پر بھی منحصر ہیں اور جن حالات میں عمل کیا جائے ان پر بھی۔

اسی بات کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو وصیت کرتے ہوئے بڑے خوب صورت انداز میں یوں بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ حقوق رات میں ہیں، انھیں وہ دن میں قبول نہیں کرتا۔ اور کچھ حقوق دن میں ہیں، انھیں وہ رات میں قبول نہیں کرتا۔

کیونکہ ہر وقت اور ہر حال میں وہی اعمال افضل اور قابل قبول ہیں، جو اس وقت اور حالات کا تقاضا ہیں۔ جیسے سفر میں روزہ اور نفلی عبادات کے مقابلے میں سفر کی ضروریات اور تقاضے پورے کرنے ہی اللہ کو مطلوب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذرؓ، کیا تم سمجھتے ہو کہ دولت مندی یہ ہے کہ مال بہت ہو؟

میں نے عرض کیا: ہاں حضورؐ (ایسا ہی سمجھا جاتا ہے)

پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ فقیری یہ ہے کہ مال کم ہو؟

میں نے عرض کیا: ہاں حضورؐ (ایسا ہی خیال کیا جاتا ہے)

یہ بات آپؐ نے مجھ سے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا: اصل دولت مندی دل کے اندر ہوتی ہے اور اصل محتاجی اور فقیری بھی دل ہی میں ہوتی ہے۔ (طبرانی)

اصل دولت مندی یہ ہے کہ دل میں دنیا اور مال سے بے نیازی ہو' قناعت ہو' اور مال کا کم ہونا یا زیادہ ہونا دل کے لیے یکساں معاملہ ہو۔

اصل خرابی یہ ہے کہ دل مال میں اٹکا ہوا ہو' اور زیادہ سے زیادہ کی ہوس کا اسیر ہو' اور اس کا محتاج ہو کہ مال بڑھتا رہے۔

⑥

حضرت ابوذرؓ ایک اور روایت میں بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: کیا تم بیعت کرنا چاہتے ہو' جس کے بدلے میں تمھارے لیے جنت ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں' اور میں نے بیعت کے لیے ہاتھ پھیلایا۔

آپؐ نے بیعت لیتے ہوئے مجھے پابند فرمایا کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگنا۔

میں نے کہا: بہت بہتر۔

آپؐ نے فرمایا: کوڑا اُٹھا کر دینے کا سوال بھی نہ کرنا' اگر تمھارے ہاتھ سے گر پڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تم خود اترنا اور اس کو اُٹھانا۔(مسند احمد' الترغیب)

ایک اور روایت میں حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ہم سات' آٹھ یا نو آدمیوں سے اس بات پر بیعت لی' کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔ان میں بعض حضرات کو دیکھا گیا کہ اگر سواری پر ان کا کوڑا گر جاتا' تو کسی سے یہ نہ کہتے کہ یہ ہمیں اُٹھا کر دے دو۔(مسلم)

استعداد اور درجات کے اختلافات کے لحاظ سے تربیت کے انداز اور مطالبات بھی مختلف تھے۔جو اِیَّاكَ نَسْتَعِينُ کا اقرار کرے' اس کا ایک درجہ یہ بھی ہے کہ مخلوق سے کچھ نہ مانگے۔یہ اسی وقت ممکن ہے' جب آدمی اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہ بننا چاہے۔

(ترجمان القرآن: مارچ ۱۹۹۶ء)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ (الانعام ۶:۱۲۵)

جس کو اللہ ہدایت دینے کا فیصلہ کرتا ہے' اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔

یہ آیت پڑھنے کے بعد رسولؐ اللہ نے فرمایا: بے شک جب نور سینے میں داخل ہو جاتا ہے' تو سینہ کھل جاتا ہے۔

لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ، کیا اس (نور اور شرح صدر) کی کوئی علامت بھی ہے جس سے اسے پہچانا جا سکے۔

فرمایا: ہاں' آدمی کا دل اس دنیا سے بے نیاز اور اچاٹ ہو (جو لبھاتی ہے' مگر ختم ہونے والی ہے)۔

وہ اس گھر کی طرف متوجہ اور اس کے لیے مشتاق ہو جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے' اور موت کے آنے سے پہلے وہ موت کی تیاری میں لگ جائے۔ (البیھقی' بحوالہ مشکوٰۃ)

ہدایت' اللہ کے دینے ہی سے ملتی ہے' لیکن وہ یہ ہدایت ایک ضابطہ اور ایک طریقہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق دیتا ہے۔ دنیا کے رزق کی طرح بغیر حساب نہیں دیتا۔

اولیں اصول یہ ہے کہ آدمی کے دل میں ہدایت کے لیے طلب ہو' اور وہ اللہ کی طرف رجوع کرے' یَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ۔

ہدایت کا آغاز آدمی کے دل اور باطن سے ہوتا ہے۔ اس کی بقا کا انحصار بھی اس کے باطن اور دل پر ہوتا ہے۔

ہدایت کا ماحاصل یہ ہے: کسی وقت بھی ختم ہو جانے والی دنیا کو مقصود نہ بنانا' اس سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جانا' اور آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے حصول کے لیے یکسو ہو جانا' اسی کی فکر اور اسی کے لیے تگ و دو میں لگ جانا' دنیا کے ہر کام اور دلچسپی کو اس کے تابع کر دینا۔

آخرت کے ارادے اور اس کے لیے سعی سے ہی دل میں نور داخل ہوتا ہے' اور جہاں تک نور پھیلتا ہے' اس کے دل کی تاریکی اور تنگی دُور ہوتی جاتی ہے' اور اتنی ہی اس کی فطری وسعت زیادہ روشن اور کشادہ ہوتی جاتی ہے۔ اسی تناسب سے اس میں ہدایت کی راہ پر چلنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دل اس جنت کی طرح ہو جاتا ہے' جس کی وسعت میں زمین و آسمان سما جائیں۔

۲

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قرادؓ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ حضوؐر کے کچھ اصحاب آپؐ کے وضو کا پانی لے کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔

آپؐ نے پوچھا: کیا جذبہ ہے جو تم سے یہ کروا رہا ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبّت۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس بات سے خوشی ہوتی ہو کہ وہ اللہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے رسولؐ سے محبّت کرے' اور اللہ اور اس کے رسولؐ اس سے محبّت کریں' اسے چاہیے کہ:

جب بات کرے' سچ بولے' جب کوئی امانت سپرد کی جائے' اس کو امانت داری کے ساتھ ادا کر دے' اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (مشکوٰۃ)

محبّت اور حصولِ برکت کے ظاہری مظاہر سے بھی روکا نہیں گیا: حضورؐ کے وضو کا پانی چہروں پر ملنا' آپؐ کے بالوں کا تبرک کے طور پر رکھنا' آپؐ کی چادر تکفین کے لیے حاصل کرنا' آپؐ کا بچا کھچا کھانا' آپؐ کے قدم مبارک اپنے چہرے پر رکھنا' یہ مظاہر اہم ہیں۔

محبّت کی حقیقت بھی واضح کر دی' کہ ان مظاہر میں کھو نہ جائیں' انھی کو کافی نہ سمجھ لیں۔

اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبّت کی شاہراہ ہے: سچّائی' امانت داری اور انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک۔

سچّائی' تمام نیکیوں کی کلید ہے۔

امانت داری' ایمان کی روح اور حقیقت ہے۔ امانت میں ہر چیز شامل ہے: مال' انسان' اہل وعیال اور اپنی ذمہ داریاں

پڑوسی ہر طرح کے' رشتہ دار ہوں یا اجنبی' مسلمان ہوں یا غیرمسلم' مستقل ساتھ رہنے والے یا عارضی' یہاں تک کہ چند لمحات کے لیے ساتھ بیٹھنے اور ساتھ کام کرنے والے بھی۔

۳

حضرت ابوخزامہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا:

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ یہ دعا' تعویذ جو ہم اپنی بیماریوں کے لیے کرتے ہیں' اور یہ دوائیں جو ہم علاج کے لیے استعمال کرتے ہیں' اور یہ حفاظتی تدابیر جو ہم مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچنے کے لیے اختیار کرتے ہیں' کیا ان سے اللہ کی تقدیر کو ٹالا جا سکتا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے فرمایا: یہ سب چیزیں بھی تو اللہ کی تقدیر ہی کا حصّہ ہیں۔ (ترمذی، مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ)

تقدیر اور تدبیر کے بارے میں سارے وسوسوں اور شبہات کا اصل سبب ایک ہے:

اللہ تعالیٰ کو مالک کل، ہر امر کی تدبیر کا وحدہ لاشریک مالک نہ سمجھنا۔

صرف تعبیر کا فرق ہے، ورنہ بندے کی کوئی تدبیر بھی اللہ کی مرضی اور اس کی قدر کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ بات سمجھ میں آ جائے تو سارے شبہات دُور ہو جاتے ہیں۔

(۴)

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوف ناک چیز کا ذکر کیا، اور پھر فرمایا: ایسا اس وقت ہوگا جب علم رخصت ہو جائے گا۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ، علم کیوں کر رخصت ہو جائے گا، جب کہ ہم قرآن پڑھ رہے ہیں، اور اپنی اولاد کو پڑھا رہے ہیں، اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھاتی رہے گی؟

حضورؐ نے فرمایا: خوب، اے زیاد، میں تو تمھیں مدینہ کا بہت سمجھ دار آدمی سمجھتا تھا! ان یہود و نصاریٰ کو دیکھو! یہ تورات و انجیل کی کتنی تلاوت کرتے رہتے ہیں، لیکن اس کی کسی بات پر بھی عمل نہیں کرتے۔

قرآن، اول تا آخر، دعوتِ عمل ہے، انسان کو بدلنا اس کا مقصد ہے۔

قرآن کے علم کی حقیقت عمل ہے۔ عمل نہ ہو تو تفسیر کی موٹی موٹی کتابوں اور طویل دروس قرآن کے باوجود دل اور دامن ''علم'' سے خالی رہتے ہیں۔

(۵)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طرح بھیڑیا بکریوں کا دشمن ہوتا ہے' اور جو بکری اپنے گلہ سے الگ ہو کر اکیلی رہ جاتی ہے' اسے وہ بہ آسانی شکار کر لیتا ہے' اسی طرح شیطان' انسان کے لیے بھیڑیا ہے' جو جماعت میں نہ ہوں' یہ ان کو الگ الگ کر کے نہایت آسانی سے شکار کر لیتا ہے۔
تو اے لوگو' پگ ڈنڈیوں پر نہ چل پڑنا' بلکہ جماعت اور عامۃ المسلمین کے ساتھ رہنا۔ (مسند احمد' بحوالہ مشکوٰۃ)

اجتماعیت کا حصار' فرد کے دین کی حفاظت کے لیے لازمی ہے۔ گھر اور خاندان کی اجتماعیت' شادی شدہ زندگی کی اجتماعیت' مسجد کی اجتماعیت' غرض ہر جگہ اس اجتماعیت کا قلعہ فراہم کیا گیا ہے۔

تنہا آدمی وسوسوں اور پراگندہ خیالات کا بہ آسانی شکار ہوتا ہے۔

کسی کا ساتھ' کسی کی نگاہ' کسی کی زبان' کسی کی شرم اس کو غلط راہ پر چلنے سے روکنے اور صحیح راستے پر چلنے میں مدد کرتی ہے۔

لوگوں کی نگاہیں' ان کی موجودگی' ان کی پسند و ناپسند' ان کی مدد و تعاون' یہ سب دین کی راہ پر قائم رکھنے کے لیے ناگزیر ہیں۔

اپنی اپنی رائے اور اپنی اپنی راہ پر نہ چلو۔

جیسے ہی آدمی اجتماعیت کو ترک کرتا ہے' وہ ریوڑ سے الگ ہو کر اپنی پگ ڈنڈی پر چل پڑنے والی بھیڑ کی طرح بہ آسانی اپنے دشمن' شیطان کا تر نوالہ بن جاتا ہے۔

٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو کوئی کام کرنے کا حکم دیتے تھے' تو ایسے ہی کام کرنے کا حکم دیتے تھے جن کو کرنے کی وہ طاقت رکھتے تھے۔ (بخاری)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حکمت دین کی اہم بنیاد ہے۔

اس کا ماخذ خود قرآن کا یہ کلیہ ہے: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

امر و نہی' انذار و تبشیر' فرائض ہوں یا نوافل و مستحبات' مقاصد ہوں یا ذرائع مقاصد' انسان پر اس کام کا بوجھ نہ ڈالنا چاہیے جس کا کرنا اس کے بس سے باہر ہو۔ واعظین' معلمین' قائدین' والدین' افسر' غرض سب کو یہ اصول پیش نظر رکھنا چاہیے۔

(ترجمان القرآن: مئی ۱۹۹۶ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اپنے بعد تمھارے بارے میں جس چیز سے زیادہ ڈرتا ہوں' وہ یہ ہے کہ تمھارے لیے دنیا کی بہار اور زینت کو کھول دیا جائے گا۔

ایک آدمی نے کہا: یارسولؐ اللہ' کیا بھلائی [دنیوی سازوسامان اور خوش حالی] برائی کو ساتھ لائے گی؟

حضورؐ خاموش ہوگئے' یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ [کہتے ہیں] پھر آپؐ نے پسینہ پونچھا' اور فرمایا: سوال کرنے والا کہاں ہے؟ گویا آپؐ نے اس کی تعریف کی۔

پھر فرمایا:

نہیں' بھلائی برائی کو نہیں لاتی۔ لیکن جیسے بہار سبزہ اُگاتی ہے [جو خیر ہے] مگر اس سے جانور مر بھی جاتے ہیں' یا ہلاکت کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ ہاں' سوائے ایسے جانور کے جس نے صرف اتنا گھاس کھایا کہ اس کی کوکھیں تن گئیں' پھر وہ دھوپ میں بیٹھا' گوبر کیا' پیشاب کیا' اس کے بعد چراگاہ کی طرف واپس آیا' اور دوبارہ گھاس کھایا' [اس کے حصّے میں خیر ہی آتا ہے]۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح یہ دنیا کا مال ہے' جو سرسبز و شاداب ہے' شیریں ہے۔ اس دنیا کو جو حق کے ساتھ حاصل کرے' حق کے ساتھ رکھے' یہ اس کی خوب مدد کرنے والی ہے۔ لیکن جو اسے ناحق حاصل کرے' وہ اس جانور کی طرح ہے جو کھاتا چلا جاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا' اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ بن کر کھڑا ہو جائے گا۔ (بخاری)

دنیا کی کوئی بھی چیز' کوئی بھی فطری خواہش بنیادی طور پر نہ اچھی ہے نہ بُری' نہ خیر نہ شر۔ لیکن اس لحاظ سے خیر ہے کہ بندے کے لیے ایک آزمائش ہے اور آخرت کا لازوال اور نہ ختم ہونے والا اجر کمانے کا ذریعہ ہے۔

وہ رضائے الٰہی کے مطابق مال استعمال کر لے یا اپنی خواہش پوری کر لے' تو وہ اس کے لیے آخرت کی بہار و زینت کا سامان ہے۔ اللہ کو بھول کر' اس کی مرضی کے خلاف استعمال کرے یا خواہش پوری کرے' تو یہاں بھی اسے چورا چورا ہی ہو جانا ہی ہے' آخرت میں بھی وہ اس کے لیے ہمیشہ کا آزار اور عذاب ہے۔

دنیا کی چیزوں میں سب سے زیادہ دل کش و دل نواز اور محبوب و مطلوب مال و دولت ہے' خوش حالی ہے' دنیا کی زینت کا ساز و سامان ہے۔ یہ کسی طرح بھی قابلِ نفرت اور قابلِ ترک و اجتناب نہیں' اس لیے کہ یہی آخرت کمانے کا ذریعہ ہے۔ دیکھیے' پوچھنے والے نے بھی اسے خیر سمجھا' حضورؐ نے بھی اسے خیر قرار دے کر ہی جواب دیا۔ موسمِ بہار کے سبزے اور پھل پھول کی طرح۔

شر اور برائی' دنیا اور اس کی دولت و زینت کی وجہ سے نہیں پیدا ہوتی۔ یہ اس شخص کے لیے باعث شر بن جاتی ہے' جو اس کو حاصل کرنے اور خرچ کرنے میں نہ حق کا خیال کرتا ہے نہ حد کا۔ بے تحاشا حاصل کرتا ہے۔ سونے سے بھری ہوئی دو وادیاں بھی ہوں تو اس کی ہوس اور بڑھ جاتی ہے۔ سینت سینت کر رکھتا ہے اور گنتا ہے اور کسی مستحق کو دمڑی بھی نہیں دیتا۔ جانور بھی اس طرح گھاس کھائیں تو ہلاک ہو جائیں' حالانکہ گھاس تو اس کی صحت' قوت اور بقائے زندگی کا ذریعہ ہے۔

حضورؐ بعض اوقات جواب دینے کے لیے وحی کا انتظار کرتے' گویا قرآن کے علاوہ بھی آپؐ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی نازل ہوتی۔ آپؐ سوال کرنے والوں کی ہمت افزائی فرماتے کہ سوال ہی سے علم وفہم کے دروازے کھلتے ہیں۔

۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اپنی اُمت کے بارے میں جن چیزوں سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ یہ ہیں کہ میری اُمت خواہشات پوری کرنے میں لگ جائے گی' اور دنیاوی آرزوؤں کے حصول کے لیے لمبے چوڑے منصوبے بنانے میں مشغول ہو جائے گی۔

خواہش نفس کی پیروی اس کو حق [کے ماننے اور اس پر عمل کرنے] سے روک دے گی' اور دنیا سازی کے لمبے منصوبے اسے آخرت کو بھلا دیں گے۔

اَے لوگو' یہ دنیا کوچ کر چکی ہے' اور [پیٹھ پھیرے] دُور بھاگی چلی جا رہی ہے' اور آخرت کوچ کر چکی ہے اور [سامنے سے] قریب چلی آ رہی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں [جو اس سے محبّت کرتے ہیں] پس' اگر تمھارے بس میں ہو' دنیا کے بیٹے نہ بنو۔

آج تم دارالعمل میں ہو' آج [عمل کا وقت ہے] کوئی حساب نہیں۔ کل تم [حساب کے لیے] آخرت میں ہو گے' اس وقت عمل کا کوئی موقع نہ ہوگا۔ (البیھقی' بحوالہ مشکوٰۃ)

حرص و ہویٰ وہی خواہش ہے جو حدودِ الٰہی سے بے نیاز یا ان کے خلاف ہو۔ ایسی خواہش کے پیچھے پیچھے چلنے سے آنکھیں' حق بات کو یا کسی کا حق دیکھنے کے لیے' اندھی ہو جاتی ہیں' دل ماننے کے لیے بند ہو جاتا ہے۔ یہ بہت بڑی گم راہی ہے۔

ہر وقت دنیا کی فکر میں لگے رہنا' دنیا کے لیے منصوبے بنانا' اس دنیا کے لیے' جس کا اگلی سانس تک بھی اعتبار نہیں' لمبے لمبے منصوبے بنانا' یہ ''طول امل'' حماقت کی بھی انتہا ہے۔ آج دنیا میں جو کچھ کرنا ہے' یعنی آخرت کے لیے عمل' اس سے بھی غافل کر دیتی ہے۔ کل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت میں آج کے عمل کا جو حساب دینا ہے' اس کا خیال بھی ذہن سے محو کر دیتی ہے۔

حماقت کی انتہا اس لیے ہے کہ دنیا' جس کے لیے تن من دھن لگا ہوا ہے' وہ تو ہر لحہ ہاتھ سے نکلی جا رہی ہے' دُور بھاگی چلی جا رہی ہے۔ آخرت کے لیے عمل کا موقع برابر ہاتھ سے نکلا چلا جا رہا ہے' اور آخرت' جہاں دنیا کا حساب دینا ہوگا' اور جہاں کے لیے منصوبے اور فکر سے وہاں کا اجر و انعام حاصل بھی ہوسکتا ہے' وہ منہ کیے سامنے سے برابر قریب چلی آ رہی ہے۔

پس دنیا میں بھرپور زندگی گزارو' خوب کام کرو' لیکن آخرت کے چاہنے والے بنو' آخرت کے بیٹے بنو' آخرت کو دنیا کے ہر عمل کا مقصود و مطلوب بناؤ۔

۳

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چالیس نیکیاں ہیں! ان میں سب سے اعلیٰ نیکی یہ ہے کہ کسی ضرورت مند کو اُدھار میں اُونٹنی دے دو' تاکہ وہ ایک وقت اس کا دودھ دوکر پی لے۔ جو شخص ان میں کسی نیکی پر بھی عمل کرتا ہے' اس طرح کہ وہ عمل کے ثواب کی پکی اُمید رکھے' اور جس امر کا وعدہ کیا گیا ہے اس کو سچ مانے' اللہ تعالیٰ اسے اس نیکی کی بنا پر جنت میں داخل کر دے گا۔ (بخاری)

نیک اعمال میں اصل وزن اخلاص اور للّٰہیت سے پیدا ہوتا ہے۔

اگر غیراللہ کے لیے ہو تو بظاہر اعلیٰ ترین نیکی مثلاً فی سبیل اللہ شہادت یا تعلیم قرآن جہنم میں لے جائے گی۔ نام و نمود ہو' مال و دولت ہو' قوم و وطن ہو' یہ سب غیراللہ ہیں۔

بظاہر بہت چھوٹی اور حقیر نیکی' اگر صرف اجر الٰہی کی پکی اُمید اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے وعدوں پر سچے یقین کے ساتھ ہو' تو وہ جنت میں لے جائے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان اس کا ہے' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں' جو اپنی عورتوں کے لیے اچھے ہیں۔ (ترمذی)

حسن اخلاق اور کمال ایمان میں لازم وملزوم کا تعلق ہے۔ ایمان' دل کا فعل ہے' دل میں پوشیدہ ہے' صرف زبان سے اقرار کی بنیاد پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کو جانچنے کا پیمانہ آدمی کے اخلاق ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ اخلاق اچھے ہوں مگر اندر ایمان نہ ہو یا ناقص ہو۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ ایمان موجود ہو اور اچھا ہو' مگر اخلاق برے ہوں۔

ایمان کی بلندی اور کمال کی کوئی حد نہیں' اسی طرح اچھے اخلاق کی بھی کوئی حد نہیں۔

اخلاق میں' یہاں' سب سے زیادہ اہم اخلاق عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک اور برتاؤ ہے۔ سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو ان عورتوں کے ساتھ' جو نازک ہیں' زیردست ہیں' جن کے ساتھ گھر کی دیواروں کے پیچھے کچھ بھی کیا جا سکتا ہے' جو حرف شکایت زبان پر نہیں لاتیں یا نہیں لا سکتیں' ان عورتوں کے ساتھ نرمی' محبت' بھلائی' اکرام' عزت اور ادائیگی حقوق کی روش اختیار کریں۔

(ترجمان القرآن: جولائی ۱۹۹۶ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

تم لوگ اگر اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے' تو وہ تمھیں اس طرح رزق دے گا جس طرح چڑیوں کو رزق دیتا ہے: چڑیاں صبح سویرے گھونسلوں سے نکلتی ہیں تو وہ بھوکی اور خالی پیٹ ہوتی ہیں' مگر شام کو اپنے گھونسلوں میں واپس آتی ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔ (ترمذی' ابن ماجہ' بحوالہ مشکوٰۃ)

توکل کے معنی ہیں اللہ کو اپنا وکیل بنانا' یعنی اپنے معاملات اسی کے سپرد کر دینا' یقین رکھنا کہ جو کچھ وہ کرے گا وہی ہوگا' اِسی پر بھروسہ رکھنا' اور پھر پوری طرح مطمئن رہنا۔

ہم وکیل اس کو بناتے ہیں جس کے بارے ہمیں یقین ہوتا ہے کہ اسے ہمارے معاملے کا پورا علم ہے' اور اس پر پوری مہارت حاصل ہے' جو ہماری بھلائی اور بہتری کا خواہاں ہے' جو ہمارا معاملہ حل کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ علیم وقدیر ہیں' رحمٰن ورحیم ہیں' ان سے بہتر وکیل کون ہوسکتا ہے: حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل۔

توکل کی روح یہ نہیں کہ انسان اسباب اور تدابیر ترک کر دے۔ بلکہ یہ ہے کہ اس کی نظر' یقین اور اعتماد اسباب اور تدابیر پر نہ ہو کہ ان سے کچھ ہوسکتا ہے۔ نہیں' بلکہ اللہ پر ہو جو رب الاسباب ہے' اور مدبر حقیقی ہے۔ امام غزالی کے الفاظ میں ''توکل ترک اسباب کا نہیں'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک رویت اسباب کا نام ہے''۔

کتنی بدنصیبی اور حماقت ہے کہ رب پر ایمان اور توکل کا دعویٰ ہو' اور روز' رزق کے اندیشوں اور تمناؤں میں ہزار بار جان نکلے: ''کل'' کیا کھائیں گے' سر پر سایہ ہوگا یا نہیں' وغیرہ وغیرہ۔

کیا اللہ کے اس وعدے پر یقین نہیں کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا (زمین پر چلنے والا کوئی نہیں جس کو رزق پہنچانا اللہ کے ذمہ نہ ہو؟)

یہ ''کل'' بھی دنیا کے تو برسوں اور نسلوں پر محیط ہوتی ہے' مگر آخرت اس میں شامل نہیں ہوتی۔ اس ''کل'' کے اندیشے سے آدمی اپنے مال کو بنک اور تجوری میں سینت سینت کر رکھتا ہے' لیکن اپنی آخرت میں آگے کچھ جمع نہیں کرتا۔ دنیا میں ان برسوں کا انتظام کرنے کی کوششوں میں خون پسینہ ایک کرتا ہے' جن کا شاید ایک لمحہ ہی باقی رہ گیا ہو۔

پرندوں کو دیکھو: گھر میں آج کے کھانے کا سامان بھی نہیں ہوتا۔ نہ بنک بیلنس نہ ذریعہ معاش۔ صبح' بھوکے رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں' شام کو واپس لوٹتے ہیں تو پیٹ بھرا ہوتا ہے۔ یہ معجزہ روز ظہور پذیر ہوتا ہے' لیکن دل انسانی اندیشوں' دنیا طلبیوں اور ذخیرہ اندوزیوں کی وادی میں بھٹکتا رہتا ہے۔

۲

حضرت ابوسعید بن المعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں نے آپؐ کو جواب نہ دیا' اور (نماز ختم کرکے) آپؐ کے پاس آیا' اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ' میں نماز پڑھ رہا تھا۔

آپؐ نے فرمایا: کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ''اللہ کی بات پر لبیک کہو' اور اس کے رسولؐ کو جواب دو جب وہ تمھیں بلائیں''۔ (الانفال ۸:۲۴)

پھر حضورؐ نے فرمایا کیا میں تم کو' مسجد سے باہر نکلنے سے پیش تر' قرآن کی سب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم سورۃ نہ سکھاؤں؟ پھر حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا' اور جب ہم مسجد سے نکلنے لگے' تو میں نے آپؐ کو یاد دلایا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں تمھیں قرآن کی سب سے عظیم سورۃ سکھاؤں گا۔

حضورؐ نے فرمایا: وہ ہے: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔یہی سبع مثانی (سات آیات جو بار بار پڑھی جاتی ہیں) اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔(بخاری)

حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ الفاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے۔(الدارمی' البیہقی)

سورہ فاتحہ قرآن کی ساری تعلیمات کی بنیاد' جڑ اور خلاصہ ہے۔ یہ امراض قلبی کا اور امراض اجتماعی کا علاج تو یقیناً ہے' صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ امراض جسمانی میں بھی اس سے شفا ہوتی ہے۔

(۳)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابومنذر' کیا تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے پاس جو آیات قرآنی ہیں' ان میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔حضورؐ نے دوبارہ پوچھا: اے ابومنذر' کیا تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے پاس قرآن کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟

میں نے عرض کیا: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ...... (آیت الکرسی)۔

(کہتے ہیں)' حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے میرا سینہ تھپتھپایا اور فرمایا: اے ابومنذر' یہ علم تمھیں مبارک ہو' یہ تمھیں برکت' مسرت اور خیر عطا کرے گا۔(مسلم' بحوالہ مشکوٰۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کھڑے یہ کہتے سنا ہے:

جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا' اس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف مرنے کی دیر ہے۔ جو اس کو بستر پر لیٹنے کے بعد پڑھا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو' اس کے پڑوسی کے گھر کو اور اس کے پڑوس کے گھروں کو امن و حفاظت میں رکھے گا۔ (البیھقی' بحوالہ مشکوٰۃ)

آیت الکرسی معرفت الٰہی کا وہ خزانہ ہے جو تعلّق باللہ' اخلاص اور توکل کی دولت بخشتا ہے' اور جس سے ایمان کے تقاضے پورے کرنے' شرائع و اخلاق پر عمل کرنے اور جہاد کے لیے جان و مال لگانے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لیے اس کو بار بار پڑھنے پر یہ بشارتیں ہیں۔

۴

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص رات کو سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں پڑھا کرے گا' یہ اس کے لیے ہر طرح کافی ہوں گی۔ (بخاری' مسلم)

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کو دو آیتوں پر ختم کیا ہے۔ یہ آیتیں مجھے [رحمت کے] ان خزانوں میں سے دی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہیں۔ ان کو سیکھو' اپنی عورتوں کو سکھاؤ۔ یہ دو آیتیں' رحمت ہیں' قربت کا ذریعہ ہیں' بہترین دعا ہیں۔ (الدارمی' بحوالہ مشکوٰۃ)

ایک دوسری روایت میں حضرت ایفع بن عبداللہ الکلاعیؒ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: دنیا اور آخرت کی بھلائیوں میں سے کوئی بھلائی ایسی نہیں جو چھوٹ گئی ہو اور ان آیتوں میں شامل نہ ہو۔ (الدارمی' بحوالہ مشکوٰۃ)

ان آیات میں بھی قوت و استعداد کے وہ بیش بہا خزانے ہیں جن کے ذریعے دین کی راہ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلنا ممکن اور آسان ہوتا ہے۔

۵

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ' مجھے ایسی آیات سکھایئے کہ میں جب سونے کے لیے بستر پر لیٹوں تو انھیں پڑھا کروں۔

حضورؐ نے فرمایا: قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ 'یہ شرک سے بَری اور پاک کرتی ہے۔(ترمذی' ابوداؤد)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں کوئی ایک رات میں ایک تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا۔

صحابہؓ نے عرض کیا: ایک تہائی قرآن کس طرح پڑھیں؟

حضورؐ نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ 'ایک تہائی کے برابر ہے۔(مسلم' بخاری)

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم کو کچھ پتا ہے کہ آج کی رات جو آیات اتاری گئی ہیں' ان کی طرح کی آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (مسلم' بحوالہ مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ہر رات' جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹتے' آپؐ اپنے دونوں ہاتھ ملاتے' پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے' پھر دونوں ہاتھوں میں پھونکتے' ان ہاتھوں کو اپنے جسم مبارک پر جہاں تک ہوسکتا' پھیرتے' سر اور چہرے اور جسم کے سامنے سے شروع کرتے۔ تین دفعہ ایسا کرتے۔(بخاری' مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶)

حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

غیبت زنا سے زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا: غیبت' زنا سے زیادہ سخت گناہ کیوں کر ہے؟

حضورؐ نے فرمایا: آدمی زنا کرتا ہے' پھر توبہ کر لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور زنا کا گناہ معاف کر دیتا ہے' لیکن غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جائے گا' جب تک وہ شخص اس کو معاف نہ کرے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔ (مشکوٰۃ)

کم لوگ ہیں جو غیبت سے پاک ہوں۔ انسان کے گوشت سے زیادہ لذیذ کوئی گوشت نہیں۔ ہر لقمہ کے لیے نفس کے پاس کوئی تاویل اور جواز ہوتا ہے۔ لیکن غیبت کرنے والے کی عزت و احترام اور معاشرے میں اس کے مقام میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اندازہ کیجیے کہ غیبت اس گناہ سے بھی شدید تر اور بڑا گناہ ہے' جس کا تصور بھی ایک عام شریف آدمی نہیں کر سکتا۔

غیبت سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے: کہیں بھی' کسی سے بھی' کسی کا بھی ذکر ہی نہ کرو' الا یہ کہ اس کی بھلائی کا ذکر کرو۔

غیبت ہو جائے تو معافی و تلافی ضروری ہے۔ معافی مانگنے سے فساد اور فتنہ بڑھتا ہو' تو آدمی اس کی کوئی خدمت کر دے' اس کا دفاع کرے' اس کی اچھائی بیان کرے' اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کرے جس کی غیبت کی ہو۔ پھر اللہ سے معافی و مغفرت کا امیدوار رہے۔

(ترجمان القرآن: ستمبر ۱۹۹۶ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱٦

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے شرم حیا کرو' جس طرح اس سے شرم وحیا کرنے کا حق ہے۔

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ، اللہ کا شکر ہے کہ ہم اللہ سے شرم و حیا کرتے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا: اس طرح نہیں' اللہ سے ٹھیک ٹھیک شرم وحیا کرنے کا مطلب یہ کہ: تم اپنے سر اور سر میں آنے والے خیالات کی نگرانی کرتے رہو' (کہ برائی کے خیالات داخل نہ ہونے پائیں' اور ہو جائیں تو ٹھیرنے نہ پائیں)

اور' تم اپنے پیٹ اور جو پیٹ کے اندر جائے اس کی دیکھ بھال کرتے رہو (کہ حرام غذا اندر نہ جائے)

اور' موت کو اور موت کے بعد سڑ گل جانے اور فنا ہوجانے کو یاد رکھو۔

اور (یاد رکھو) جو آخرت کا طالب ہوتا ہے' وہ دنیا کی زینت و آرایش کو ترک کر دیا ہے' مگر ہر حال میں آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے۔

جو شخص یہ سب کچھ کرتا ہے' وہ اللہ سے ٹھیک ٹھیک شرماتا ہے۔ (ترمذی' احمد بحوالہ مشکوٰۃ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرم و حیا ہماری فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔ جو چیز چھپی ہونا چاہیے وہ دوسروں کے سامنے کھل جائے' فوراً چہرہ سرخ ہو جاتا ہے' پسینے آنے لگتے ہیں' نگاہ جھک جاتی ہے' منہ چھپا لیتے ہیں' بس نہیں چلتا کس طرح زمین میں گڑ جائیں۔

اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی نہیں' نہ چھپ سکتی ہے۔ ہر چیز اسی کی دی ہوئی ہے۔ موت کے بعد اس سے ملاقات بھی یقینی ہے۔ اس لیے کوئی بھی غلط کام ہو' کوئی بھی گناہ ہو' اس پر آدمی کو اللہ سے ایسی ہی شرم آنا چاہیے۔ اس شرم حیا کا حق ہے کہ وہ ان چیزوں میں پڑنے سے شرم کرے جو تمام نافرمانیوں کی جڑ ہیں۔

دل و ذہن کا خیال' ہر عمل کا محرک ہے' اس سے شرم آنا چاہیے کہ دل میں بُرے خیالات کو جگہ دو اور پالو۔ پیٹ کے مطالبات' بے جا خواہشات کی تکمیل کا سبب ہیں' اس سے شرم آنا چاہیے کہ پیٹ میں حرام لقمہ ڈالو۔ موت کے بعد جسم کو مٹ جانا ہے' اور اس سے شرم آنا چاہیے کہ اس بات کو بھلا کر زندگی' جسم کی خواہشات پوری کرنے میں لگا دو۔

جب دنیا کو فنا ہو جانا ہے تو آخرت کے طالب بنو' اور اس سے شرم کرو کہ ہمیشہ باقی رہنے والے آخرت کے جو انعامات اللہ کے پاس ہیں' ان پر اس ختم ہو جانے والی دنیا کی زینت و لذت اور آرام و راحت کو ترجیح دو۔ اللہ سے شرم حیا کا حق یہی ہے۔

۲

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے مسجد میں تشریف لائے۔ آپؐ نے دیکھا کہ بعض لوگ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

اگر تم لذتوں کو ختم کر دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرتے' تو وہ تمھیں اس طرح ہنسنے سے روک دیتی۔ پس موت کو بہت زیادہ یاد کیا کرو' جو تمام لذتوں کا خاتمہ کر دینے والی ہے۔

(یاد رکھو)' قبر ہر روز کہتی ہے: میں اجنبی کا گھر ہوں' میں مٹی کا گھر ہوں' میں کیڑوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا گھر ہوں!

جب کوئی مومن دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس کو خوش آمدید کہتی ہے' اور کہتی ہے: ''تو میری پیٹھ پر چلنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ آج' جب کہ تو میرے قابو میں دے دیا گیا ہے' اور تجھے میرے پاس آنا پڑ گیا ہے' تو تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کتنا اچھا سلوک کرتی ہوں''۔

حضورؐ نے فرمایا: پھر اس مومن بندے کے لیے' قبر تا حد نگاہ وسیع و کشادہ ہو جاتی ہے' اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

اور جب کوئی نافرمان بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس کا برا استقبال کرتی ہے' اس پر لعنت ملامت کرتی ہے' اور کہتی ہے: تو میری پیٹھ پر چلنے والوں میں میرے لیے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آدمی تھا۔ آج' جب کہ تو میرے قابو میں دے دیا گیا ہے' اور تجھے میرے پاس آنا پڑ گیا ہے' تو تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا برا سلوک کرتی ہوں۔

حضورؐ نے فرمایا: پھر قبر اس کے لیے تنگ ہوگی اور اس کو بھینچے گی' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جائیں گی۔ یہ فرماتے ہوئے آپؐ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست کر دیں۔

اس کے بعد فرمایا: ''اس پر ستر اژدھے مسلط کر دیے جائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک اتنا زہریلا ہوگا کہ وہ زمین پر پھونک مارے تو اس کے زہر کے اثر سے زمین کبھی کچھ پیدا نہ کر سکے گی۔ پھر یہ سب اژدھے اس کو ڈسیں گے اور نوچیں گے' اور ایسا ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اسے اللہ کے سامنے حساب کے لیے پیش کر دیا جائے گا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر آدمی کے لیے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے' یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ترمذی' بحوالہ مشکوٰۃ)

موت اور آخرت میں جی اٹھنے کے درمیان' جس نوعیت کی زندگی بھی اللہ انسان کو عطا کرتا ہے وہ قبر کی زندگی ہے۔ قبر کی زندگی میں آرام ملے گا یا تکلیف' اس کا انحصار' آخرت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح انسان کے اعمال پر ہوگا۔

جو دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے بے نیاز اور آخرت کے طالب رہے' وہ جنت کے مزے لوٹتے ہوئے آرام سے سوئیں گے۔ جن کا دل دنیا میں اٹکا رہا اور آخرت سے غافل' وہ خوف ناک اور بھیانک ایذا و تکلیف سے دوچار رہیں گے۔

نبی کریمؐ ہمیشہ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ حضرت عثمانؓ قبر پر کھڑے ہوتے تھے تو داڑھی آنسوؤں سے بھیگ جاتی تھی۔ کہتے تھے کہ یہ آخرت کی پہلی منزل ہے۔

(۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو۔ (پھر فرمایا) یہ اپنی قوم کا بڑا برا آدمی ہے۔ جب وہ آپؐ کے پاس آ کر بیٹھا تو آپؐ اس سے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے' اور اس سے بہت مسکرا مسکرا کر باتیں کیں۔

جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ' آپؐ نے اس شخص کو ایسا ایسا کہا۔ پھر آپؐ اس سے اتنی خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے' اور خوب میٹھی میٹھی باتیں کیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم نے مجھے کب بدزبان اور بداخلاق پایا ہے! اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین آدمی وہ ہوگا جس کو لوگ اس کی بدزبانی اور بداخلاقی کی وجہ سے چھوڑ دیں گے۔

(بخاری' مسلم)

شیریں کلامی' خوش روئی اور خوش اخلاقی' اللہ کے نزدیک انتہائی اونچے درجے کے اعمال ہیں' اور اتنے اہم ہیں کہ ان میں کوتاہی ہو جائے تو انسان جہنم میں بھی پہنچ سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش اخلاقی کے مستحق صرف مسلمان اور اچھے لوگ نہیں، بلکہ برے لوگ، دشمن اور کافر بھی اس کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ قولوا للناس حسنًا (لوگوں سے میٹھی بات کرو)۔

(۴)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ضرور بھلائی کی ہدایت کرتے اور برائی سے روکتے رہنا، ورنہ اللہ بہت جلد تم پر اپنا عذاب مسلط کر دے گا۔ پھر تم اس سے دعائیں مانگو گے اور تمھاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ (ترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو، تم یہ آیت پڑھتے ہو کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی فکر کرو، کسی دوسرے کی گمراہی سے تمھارا کچھ نہیں بگڑتا، اگر تم خود راہِ راست پر ہو۔ (المائدہ ۵: ۱۰۵)۔ (اور اس کا مطلب یہ سمجھتے ہو کہ تمھارا کام صرف اپنی اصلاح کرنا ہے، دوسرے غلط کام کریں تو تمھیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا) مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ''لوگ برائی کو دیکھیں اور ان کو نہ روکیں تو اللہ بہت جلد ان سب (نیک و بد) پر عذاب نازل کر دے گا۔ (ابن ماجہ، ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ)

معروف، نیکی اور بھلائی کو پھیلانا اور قائم کرنا، منکر، بدی اور برائی کو روکنا اور ختم کرنا--- یہی اُمت مسلمہ کا مشن ہے--- یہ فریضہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر عائد کیا گیا ہے (التوبہ)۔ اسی کی ادائیگی پر اُمت کی زندگی اور عزت کا انحصار ہے۔ اس سے رُوگردانی کا نتیجہ ذلت و مسکنت اور اغیار کا تسلط ہے، اور خدا کی رحمت سے دُوری (لعنت) ہے۔ اس لعنت کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ بارگاہِ الٰہی میں آہ و زاری کریں گے، مگر ان کی دعائیں سنی نہ جائیں گی۔ (یہ منظر آج آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے)

معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی مذکورہ آیت کو اس فریضہ سے فرار اختیار کرنے اور ضمیر کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلانے کے لیے کوئی آج ہی نہیں استعمال کیا جا رہا ہے' قرونِ اولیٰ میں بھی اس سے ایسا ہی غلط استدلال پایا جاتا تھا۔ اسی کی تردید حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واضح الفاظ میں فرما دی۔

عذاب عام آتا ہے تو وہ نیک لوگوں کو بھی نہیں چھوڑتا' سوائے اس گروہ کے' جس نے رسولؐ کی معیت میں اتمامِ حجت کا حق ادا کیا۔ آخرت میں ہر شخص اپنی نیت اور عمل کے مطابق بدلہ پائے گا۔

۵

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی' اور وہ انھیں لیے لیے آگ میں پھرے گا' جس طرح گدھا اپنی چکی میں پھرتا ہے۔ دوسرے جہنمی اس کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے اور پوچھیں گے: اے فلاں' یہ تیرا کیا حال ہے! کیا تو دنیا میں ہمیں نیکیوں کی تلقین نہیں کرتا تھا اور برائیوں سے نہیں روکتا تھا (پھر تو یہاں کیسے آ گیا؟)۔

وہ شخص کہے گا: میں تمھیں نیکیوں کی تلقین کرتا تھا مگر خود ان کے قریب نہیں جاتا تھا اور تم کو برائیوں سے روکتا تھا' پر خود وہی کرتا تھا۔ (**بخاری' مسلم**)

(ترجمان القرآن: نومبر ۱۹۹۶ء)

○○○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ

قرآن

فاتحہ	۱۰۱	شوریٰ	۱۷
آیت الکرسی	۱۰۱	ذاریات	۵۶
آل عمران	۲۲	مطففین	۵۶
مائدہ	۲۵، ۱۰۹	کافرون	۱۰۳
انعام	۸۷	فلق	۱۰۳
انفال	۵۹، ۱۱۰	ناس	۱۰۳
حم السجدہ	۷۱		

موضوعات

اس اشاریے میں ابجد کے بجائے موضوعات کا تعین کرتے وقت کتاب کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ موضوع کے بعد جلی ہندسہ کے طور پر صفحہ نمبر درج ہے، جب کہ اس کے بعد مذکورہ باب میں حدیث کا نمبر شمار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف دلی	۱:۷
کدورت	۱:۷
حسد	۱:۷
برائی کا جواب خاموشی	۲:۹
انفاق، سرمایہ کاری	۳:۱۰
انفاق، بلاتحقیق دینا	۴:۱۱
انفاق، نیت کی اہمیت	۴:۱۱
انفاق، غیر مستحق کو دینا	۴:۱۲
اللہ کا مقام	۱:۱۳
روزہ، بے مقصد	۲:۱۳
ملازمین کے حقوق	۳:۱۴
قصاص	۳:۱۴
عفو درگزر	۴:۱۵
زوال و بگاڑ کے راستے	۵:۱۶
عورتوں کا بگاڑ	۵:۱۶
نوجوانوں کا بگاڑ	۵:۱۶
امر بالمعروف	۵:۱۷
نہی عن المنکر	۵:۱۷
رمضان، قیام لیل	۱:۱۹
شب قدر	۱:۱۹
والدین کے حقوق	۱:۲۰
رشتہ داروں کے حقوق	۱:۲۰
بغض وعداوت	۱:۲۰
قیام لیل	۲:۲۰
سحر میں استغفار	۳:۲۱
دعا، بہ وقت سحر	۴:۲۱
قیام لیل اور اہل خانہ	۳:۲۱
اللہ، قرب کی گواہی	۴:۲۱
اللہ، سجدہ میں قرب	۵:۲۲
قیام لیل، آیات آل عمران	۶:۲۲
قیام لیل، اٹھنے کے بعد تلاوت	۷:۲۳
قیام لیل، حمد و دعا	۷:۲۳
حمد کا ترانا	۸:۲۴
قیام لیل، تکرار تلاوت	۹:۲۵
قیام لیل، معمولات نبویؐ	۱۰:۲۵
قیام لیل، رات کے ہر حصے میں	۱۱:۲۵
قیام لیل، شروع رات میں	۱۲:۲۶
قیام لیل کا متبادل	۱۳:۲۶
رمضان، ملازم پر ہلکا بوجھ	۱۴:۲۶
رمضان اور چار چیزیں	۱۴:۲۶
حقوق، مفلس کون؟	۱۵:۷۶
حج، ایمان و جہاد کے بعد افضل ترین	۱:۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج، عورتوں کے لیے جہاد ۲:۳۰
عورتوں کا جہاد ۳:۳۰
حج، نکلنے کے بعد موت ۳:۳۱
حج، گناہوں کی بخشش ۴:۳۱
حج، حلال مال سے ۵:۳۲
حرام رزق، نامقبول دعا ۵:۳۲
حج، جان، مال، عزت کی حرمت ۶:۳۳
حقوق، جان، مال، عزت ۶:۳۳
حج، ظواہر میں کوتاہیاں ۷:۳۴
حقوق، عزت پر دست درازی ۷:۳۴
حکمت، احکام میں سوال کرنا ۸:۳۵
حقوق، ظلم کی حرمت ۱:۳۷
اللہ، ربوبیت ورحمت ۱:۳۷
اللہ، اعمال کا بدلہ ۱:۳۷
حقوق، انعامات واعمال ۲:۳۹
رسولؐ، محبت کی علامت ۳:۴۱
رسولؐ، جنت میں ساتھ ۳:۴۲
بدگوئی ۴:۴۲
الزامات، بلاتحقیق ۵:۴۲
رسولؐ، داعی اور مطاع ۱:۴۳
رسولؐ، امور دنیاوی ۲:۴۴
رسولؐ، حب رسول ۳:۴۵
شرابی کا حب رسول ۴:۴۶
حکمت، گناہ گار کی پذیرائی ۴:۴۶
رسول، آپ کے بھائی ۵:۴۶
قوی اور ضعیف مومن ۱:۴۹
حسرت ناکردہ ۱:۴۹
موت کی یاد ۲:۵۰، ۱:۵۵
موت کے بعد جاری اعمال ۳:۵۱
ایذا کے باوجود میل جول ۴:۵۲
حکمت، تحریم وتحلیل ۵:۵۲
حکمت، مباحات کا وسیع دائرہ ۵:۵۲
غیر ضروری چھان بین سے اجتناب ۶:۵۳
غیر ضروری سوال وجواب ۷:۵۴
تلاوت قرآن ۱:۵۵
دل کا زنگ دور کرنا ۱:۵۵
استغفار، دل پر داغ دھونا ۲:۵۶
قرآن، قیامت کا شفیع ۳:۵۷
روزہ، قیامت کا شفیع ۳:۵۷
دعا، رات کے وقت ۴:۵۸
رمضان، قیام لیل کی شدت ۵:۵۸
رمضان، سخاوت ۶:۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انفاق، رمضان میں	۶:۵۸
حقوق، قصاص سے مفر نہیں	۷:۵۹
باہمی تعلق، محبت	۸:۶۰
اللہ، شکر اور صبر	۱:۶۱
شکر	۱:۶۱
صبر	۱:۶۱
مصیبت میں نعمت	۱:۶۱
حقوق، ظلم و غضب	۲:۶۲
ظلم معاف کرالو	۳:۶۳
غیر مسلم کا قتل	۴:۶۴
غیر مسلم کے حقوق	۴:۶۴
حکمت اصلاح، ٹوکنا	۵:۶۵
حکمت اصلاح، آسانی	۶:۶۶
حکمت اصلاح، غصے سے بچاؤ	۶:۶۶
غصہ	۶:۶۶
آخرت کی فکر	۱:۶۷
دنیا یک فکر سے بے نیازی	۱:۶۷
دل کا غنی کون؟	۲:۶۷
نماز، آخری محاسبہ کر	۳:۶۷
زبان، کل معذرت نہ کرنا پڑے	۳:۶۹
تعلقات، توقعات توڑ ڈالو	۳:۶۹
تعلقات، برائی کے بدلے بھلائی	۴:۷۰
حسن سلوک کی ہدایات	۵:۷۱
حکمت اصلاح، تقریر و خطاب	۶:۷۱
ذکر الٰہی	۱،۲:۷۳
مجلس ذکر	۳:۷۵
استقامت	۴:۷۶
حکمت احکام	۵:۷۶
عورتیں، مسجد میں آنا	۵:۷۷
اطاعت امیر	۶:۷۷
گناہ گار کا جنازہ	۶:۷۸
دنیا کی طلب میں جہاد، نجام	۱:۷۹
دنیا سے بے نیازی اور جہاد	۲:۸۰
شہادت کی طلب	۲:۸۱
ہجرت، جہاد، شہادت	۲:۸۱
دولت کے بغیر صدقہ	۳:۸۲
بے روزہ کا ثواب	۴:۸۳
دولت کا نبوی مفہوم	۵:۸۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقر واستغنا	۵:۸۴
رسول اللہؐ سے بیعت	۶:۸۴
ہاتھ پھیلانے کی ممانعت	۶:۸۴
نور ہدایت	۱:۸۷
رسولؐ سے محبت	۲:۸۸
حب رسولؐ کا تقاضا	۲:۸۹
تقدیر، مصیبت اور حقیقت	۳:۸۹
بے روح علم	۴:۹۰
اجتماعیت کی تلقین	۵:۹۱
صلاحیت کے مطابق کام	۶:۹۱
فتنہ مال	۱:۹۳
مال اور غذا، آخرت میں گواہ	۱:۹۴
خواہشات نفس	۲:۹۵
فکر آخرت	۲:۹۵
اعلیٰ نیکی، ضرورت مند کی مدد	۳:۹۶
عورتوں سے اچھا سلوک	۴:۹۷
توکل کا پھل	۱:۹۹
قرآن، رسولؐ کی پکار	۲:۱۰۰
عظیم ترین قرآن سورت	۲:۱۰۱
عظیم ترین قرآن آیت	۳:۱۰۱
قرآن، بقرہ کی آخری آیات	۴:۱۰۲
سوتے وقت کی تلاوت	۵:۱۰۳
غیبت، زنا سے بڑھ کر	۶:۱۰۴
اللہ سے شرم کا مطلب	۱:۱۰۵
موت کی یاد	۱:۱۰۵
موت کی یاد دہانی	۲:۱۰۶
قبر کی یاد	۲:۱۰۶
مومن کی قبر	۲:۱۰۷
نافرمان کی قبر	۲:۱۰۷
عذاب قبر	۲:۱۰۷
برے انسان سے اچھا سلوک	۳:۱۰۸
بداخلاقی کا جواب خوش خلقی	۳:۱۰۸
بھلائی کی طرف بلانا	۴:۱۰۹
برائی سے منع کرنا	۴:۱۰۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشخاص

ابن خزیمہؒ ۳۰
ابوالاحوصؒ ۷۰
ابوامامہؓ ۱۶،۶۲
ابوایوب انصاریؓ ۶۹
ابوبکر صدیقؓ ۸،۹،۳۲،۱۰۹
ابوثعلبہ جرثومؓ ۵۳
ابوجحیفہؓ ۴۸
ابوخزامہؓ ۸۹
بے عمل داعی کا انجام ۵:۱۱۰
ابودرداءؓ ۱۰۳
ابوذر غفاریؓ ۲۴،۳۷،۸۴
ابوسعید المعلیؓ ۱۰۰
ابوسعید خدریؓ ۷۵،۹۳،۱۰۴، ۱۰۶
ابوعبسؓ ۸۱
ابوعبیدہ بن جراحؓ ۴۸
ابوقلابہؒ ۸۳
ابوموسیٰؓ ۷۳
ابومنذرؓ ۱۰۱

ابی بن کعبؓ ۱۰۱
اسامہ بن زیدؓ ۱۱۰
اسامہ بن شریکؓ ۳۴
اقرع بن حابسؓ ۳۵
ام سلمہؓ ۲۱
انس بن مالکؓ ۷،۱۵،۳۹،۴۰، ۴۵،۴۶،۴۷، ۶۴،۶۸،۷۶
ابوہریرہ ۸،۹،۱۱،۱۳،۲۰، ۲۲، ۲۷، ۲۹، ۳۰،۳۱،۳۲، ۳۵،۴۲،۴۷، ۴۹،۵۰،۵۱، ۵۴،۵۶،۶۰، ۶۳،۷۵،۷۶، ۷۷،۷۹، ۹۷
ایفع بن عبداللہؓ ۱۰۲
جابر بن عبداللہؓ ۱۳،۲۵،۹۳، ۱۰۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبریل علیہ السلام ۱۹، ۲۰
جبیر بن نفیرؓ ۱۰۲
حارث الاشعریؓ ۷۴
حذیفہؓ ۷۱، ۹۱
رافع بن خدیج ۴۴
ربیعہ جراشی ۴۴
زیاد بن لبید ۹۰
سلمان فارسیؓ ۲۶
شدادؓ ۸۰
صہیب بن سنانؓ ۶۱
عائشہ ۱۴، ۲۵، ۳۰، ۵۸، ۵۹، ۶۲، ۹۱، ۱۰۳، ۱۰۸
عبادہ بن صامتؓ ۲۴
عبدالرحمٰن بن ابی قرادؓ ۸۸
عبدالملک بن عمیرؓ ۱۰۱
عبداللہ بن عباسؓ ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۳۱، ۵۲، ۵۸، ۶۵، ۷۱
عبداللہ بن عمروؓ ۳۴، ۹۶
عبداللہ بن مسعودؓ ۴۲، ۵۰، ۵۷، ۱۰۲، ۱۰۵
عبداللہ بن حمارؓ ۴۶
عروہ بن عبداللہؓ ۴۵
عقبہ بن عامرؓ ۱۰۳
عکرمہ بن معاویہؓ ۷۱
علبا بن زیدؓ ۸۲
علی بن ابوطالبؓ ۱۰۱
عمر بن خطابؓ ۲۶، ۴۶، ۹۹
عمر بن عبسہؓ ۲۱
عوف بن مالکؓ ۸۵
فروہ بن نوفلؓ ۱۰۳
قرہ بن معاویہؓ ۴۵
معاذ بن جبلؓ ۵۷، ۹۰
معاویہ بن ابوسفیانؓ ۴۵
میمونہؓ ۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعود اسلامک لائبریری
کتاب نمبر: 1331
J3-504 جوہر ٹاؤن لاہور

حوالہ جات

ابن حبان ۶۴
اصبهانی ۳۲
الترغیب والترھیب ۸۵
الادب المفرد ۶۵
البزار ۴۰،۸۲
الجامع الترمذی ۲۱،۲۵،۳۸،۴۱،۴۲، ۴۶،۵۰،۵۲، ۵۶، ۶۰،۶۷،۷۱، ۷۲، ۹۰، ۹۷، ۱۰۳، ۱۰۵،۱۰۷،۱۰۹
الجامع الصحیح (بخاری) ۱۱،۲۱،۲۴،۲۵،۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۶، ۵۸، ۶۰،۶۲، ۶۳،۶۴،۷۳،۷۵، ۸۳،۹۴، ۹۶، ۱۰۱، ۱۰۲،۱۰۳، ۱۰۸، ۱۱۰
الدارمی ۱۳،۴۴،۱۰۱،۱۰۲
الصحیح المسلم ۱۰،۱۱،۲۱،۲۲،۲۳،۲۵، ۲۶،۲۷،۲۹،۳۰،۳۱، ۳۴، ۳۵، ۳۸، ۴۲، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۵۸، ۶۱،۶۲،۶۳،۷۳،۷۵، ۸۳، ۸۵، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳،۱۰۸،۱۱۰
المستدرک الحاکم ۱۳،۳۸
انتخاب حدیث ۶۵،۶۹،۷۲
بیهقی ۱۶،۲۰،۲۶،۵۴،۵۵، ۷۶،۸۱،۸۷، ۹۵، ۱۰۱،۱۰۲
ترجمان الحدیث ۶۸
حیاۃ الصحابہؓ ۸۲
دار قطنی ۵۳
سنن ابن ماجه ۳۸،۴۵،۵۰، ۵۶، ۶۷،۹۹،۱۰۹
سنن ابوداؤد ۹،۲۱،۲۲،۲۵، ۳۴، ۴۷،۵۳،۶۴، ۷۸، ۷۹،۸۳
سنن نسائی ۲۲،۵۰،۶۴،۸۱
طبرانی ۳۲،۸۴
فتح الربانی ۱۴
کنز العمال ۸۲
مسند احمد ۸،۱۴،۱۹، ۳۸، ۴۸، ۵۶، ۵۸،۶۰، ۶۷، ۶۹،۷۵،۷۷،۸۵، ۹۰،۹۱،۱۰۵
مشکوۃ المصابیح ۹، ۵۶،۵۷، ۵۹، ۷۱،۷۶،۷۷،۷۸، ۷۹،۸۳،۸۴، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۵، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۵،۱۰۹
موطا امام مالک ۲۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

(آلِ عمران ۳:۱۳۲)

اپنا تعلق رسول اللہ سے جوڑنے کے لیے

ہماری یہ کتابیں مشعلِ راہ ہیں

احادیثِ قدسیہ، ابو مسعود اظہر ندوی، ۳۵ روپے

رسولؐ اللہ کی وصیتیں، ابو مسعود اظہر ندوی، ۳۰ روپے

سیرتؐ کا پیغام، سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ، ۳ روپے

درود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر، سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ، ۶ روپے

سیرتؐ کے تقاضے، قاضی حسین احمد، ۶ روپے

رسولؐ اللہ کا معیارِ زندگی، سید اسعد گیلانی، ۶ روپے

کلامِ نبویؐ کی کرنیں، مولانا عبدالمالک، ۱۲ روپے

سیرتِ پاکؐ کا تاریخی کردار، پروفیسر خورشید احمد، ۶ روپے

جنت کا سفر، خرم مراد، ۱۷۰ روپے

چند تصویریں: سیرتؐ کے البم سے، خرم مراد، ۹ روپے

IMAGES from the Prophet's Life Album، خرم مراد، ۶۰ روپے
ترجمہ: مطیب کلیم الرحمان

Who is MUHAMMAD?، خرم مراد، ۳۵ روپے

چہل احادیث، مرتبہ: خرم مراد، ۱۵ روپے

چالیس احادیث، مرتبہ: خرم مراد، ۹ روپے

خطباتِ رسولؐ، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ۲۷ روپے

محمدؐ، راما کرشنا راؤ، ۶ روپے

نقد یا ڈرافٹ کے ساتھ آرڈر دیں یا وی پی طلب کریں

منشورات

لاہور: منصورہ ملتان روڈ۔ 54790 فون: 042-542 5356 فیکس: 042-543 2194
کراچی: ڈیسنٹ بک پوائنٹ، A/57، بلاک 5، گلشن اقبال۔ فون: 021-4967661
اسلام آباد: المسعود بک شاپ، شاپ نمبر 3، کرن پلازہ، F-8 مرکز۔ فون: 051-2261356

manshurat@hotmail.com

00007 / 39